بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

ہفت روزہ

بدر قادیان

جلد ۱۸ ۔ شمارہ ۴۲

The Weekly Badr Qadian

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر: خورشید احمد انور

Regd No P 61

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید
و پائے محمدیان بر منار بلند تر محکم افتاد

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ نئے پیسے

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۴ اِخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۱۰ اِخاء کی آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ
حضور انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدُ للہ۔
قادیان ۱۴ اِخاء۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

★ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل مع جملہ درویشان کرام خیر و عافیت سے ہیں۔ حضرت مولانا صاحب کے اہلِ خانہ کل بریلی سے یہاں پہنچ گئے۔ نومولود بچہ بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہے الحمد للہ۔

۳ شعبان ۱۳۸۹ھ ۔ ۱۶ اِخاء ۱۳۴۸ ہش ۔ ۱۶ اکتوبر ۱۹۶۹ء

امریکن یونائیٹڈ پریسبی ٹیرین چرچ کے ۲۶- افراد کی قادیان میں تشریف آوری

پیشگوئی یَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ کے ایک بار پھر پورا ہونے کا ایمان افروز نظارہ

پُرتپاک استقبال۔ مقاماتِ مقدسہ کی زیارت۔ استقبالیہ ایڈریس۔ قرآنِ کریم اور اسلامی لٹریچر کی پیشکش!

قادیان ۱۴ اکتوبر۔ لِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ پیشگوئی یَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ایک بار پھر بڑی شان و شوکت کے ساتھ پوری ہو کر مقامی احباب کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث بنی۔ امریکہ سے آئے ہوئے یونائیٹڈ پریسبی ٹیرین چرچ (The United Presbyterian Church in U.S.A.) کے ۲۶- افراد کا وفد کل سوا تین بجے بعد دوپہر جماعتِ احمدیہ کے مرکز قادیان کو دیکھنے اور مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کے لئے بٹالہ سے سات کاروں پر قادیان پہنچا۔ اراکینِ وفد نے دو گھنٹہ احمدیہ محلہ میں قیام کیا اور پُرلطف مصروفیت کے بعد سوا پانچ بجے واپس تشریف لے گئے۔ اس طرح امریکہ سے آنے والوں کے ذریعہ خدا کے موعود مسیح کی اٹھاسی سال پرانی پیشگوئی ایک بار پھر پوری ہوئی۔

بٹالہ کے بیرنگ یونین چرچ کالج کے پرنسپل ڈاکٹر رام سنگھ صاحب نے ایک ماہ قبل یہ اطلاع دی کہ پریسبی ٹیرین چرچ کی طرف سے $\frac{۳۰}{۳۲}$ اراکین پر مشتمل ایک وفد ہندوستان آرہا ہے۔ بٹالہ مشن کے معائنہ کے لئے آنے پر اراکینِ وفد کا کچھ وقت کے لئے قادیان آنے کا بھی پروگرام ہے۔ چنانچہ مرکزی سینہ کی طرف سے آنے والے معزز مہمانوں کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے مناسب حال تیاری کر لی گئی۔

آمد سے دو روز قبل مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے اطلاع دی کہ یہ وفد بتاریخ ۱۳ اکتوبر بٹالہ پہنچنے والا ہے۔ چونکہ وفد اسی روز شب امرتسر سے بذریعہ طیارہ واپس دہلی روانہ ہوگا اس لئے قادیان میں انہیں صرف دو گھنٹہ کا قیام میسر آئے گا۔ چنانچہ جماعت کی طرف سے اسی مختصر و قلیل وقت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کا پروگرام مرتب کر لیا گیا۔

کل صبح بٹالہ سے بذریعہ فون یہ دوسری اطلاع ملی کہ تین بجے بعد دوپہر اراکینِ وفد کاروں پر قادیان پہنچ رہے ہیں۔ چنانچہ وفد کی کاریں سوا تین بجے جونہی احمدیہ محلہ میں داخل ہوئیں احباب جماعت نے جو حسب پروگرام مسجد مبارک کے گیٹ پر استقبال کے لئے صف بستہ کھڑے تھے معزز مہمانوں کا اَھْلًا وَّسَھْلًا وَّ مَرْحَبًا کے فلک بوس نعروں کے ساتھ پُرتپاک استقبال کیا۔ امریکن مہمانوں میں انیس خواتین اور سات مرد تھے۔ جو سب کے سب ریٹائرڈ لائف گذارنے والے تھے۔ یہ سب افراد چرچ کی خدمات کے ساتھ دلچسپی رکھنے والے مذہبی خیالات کے لوگ تھے۔

استقبال کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کی قیادت میں انگریزی داں مقامی احباب جماعت مہمانوں کو ضروری معلومات بہم پہنچانے کے لئے ساتھ ساتھ گئے جبکہ جملہ اراکینِ وفد نے مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ اور دار المسیح کی زیارت کی۔ اس وقت تک کاریں مہمان خانہ کے کوارٹرز کے سامنے تیار کھڑی رہیں۔ مساجد اور دار المسیح کی زیارت سے فارغ ہونے پر اراکینِ وفد کاروں میں سوار ہو کر بہشتی مقبرہ پہنچے۔ بعد زیارت اراکینِ وفد واپس مہمان خانہ تشریف لائے۔ جہاں کوارٹر ۲ کے صحن میں ایک خوشنما شامیانے کے نیچے قرینے سے اراکینِ وفد کی نشست کا اہتمام کیا گیا تھا۔ مہمانوں کے مقررہ جگہ پر تشریف فرما ہو جانے کے بعد مختصر اجلاس کی کارروائی قرآن کریم کی تلاوت کے ساتھ شروع ہوئی۔ عزیز مولوی جاوید اقبال صاحب نے سورۃ الکہف کا آخری رکوع ترتیل سے سنایا۔ بعدہٗ اسی حصہ کا انگریزی ترجمہ قرآن سے محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے نے پڑھ کر سنایا۔

اجلاس کی کارروائی کے موقعہ پر صدارتی کرسیوں پر حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل، محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے علاوہ معزز مہمانوں کے پارٹی لیڈر جیمز ڈی نسبت (James D. Nesbitt) تشریف فرما تھے۔ ترجمہ سنائے جانے کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے جناب شیخ عبد الحمید صاحب عاجز بی۔ اے ناظر جائداد سے خواہش کی کہ موصوف، صاحبزادہ صاحب کی طرف سے مہمانوں کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پڑھ کر سنائیں۔ (جو پہلے سے تیار کر کے سائیکلوسٹائل کرایا گیا تھا) جناب عاجز صاحب نے نہایت خوش اسلوبی سے انگریزی زبان میں یہ ایڈریس پڑھا۔ (ایڈریس کا خلاصہ مضمون کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں) تمام اراکینِ وفد نے پوری توجہ اور انہماک سے ایڈریس کو بتمام و کمال سنا۔ متعدد اراکین نے اپنے طور پر نوٹ بھی لئے۔ بعض اراکین کے پاس چھوٹی ٹیپ ریکارڈنگ مشینیں تھیں جن پر انہوں نے اجلاس کی کارروائی کو ریکارڈ

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

کیا۔ اسی وقت بعض اراکین نے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا فوٹو دیکھنے کی خواہش کی جسے جلد پُورا کر دیا گیا۔

اِسی دوران پنجاب کے موسم کے مطابق کوکا کولا کے ٹھنڈے شربت سے مہمانوں کی تواضع بھی کی گئی۔

ایڈریس ختم ہونے پر پارٹی لیڈر مسٹر جیمز نے وفد کی نمائندگی کرتے ہوئے مختصر خطاب کیا۔ موصوف نے کہا کہ ہم لوگ امریکہ کی مختلف سٹیٹس کے باشندے ہیں اور چرچ کی طرف سے دو ماہ کے لئے ہندوستان بھر کا دَورہ کرنے آئے ہیں۔ اس موقعہ پر جہاں ہم مسیحی مشنز کا معائنہ کر رہے ہیں اور ان مقامات کے اپنے مشنریوں کے کام کا جائزہ لے رہے ہیں۔ وہاں اس ملک کے دیگر مذاہب کے مراکز اور ان کی مذہبی مساعی کا مطالعہ بھی ہمارے مدنظر ہے۔ اسی کے مطابق ہمارا باقاعدہ پروگرام جماعتِ احمدیہ کے مرکز قادیان آنے کا بھی تھا۔ چنانچہ اسی پروگرام کو پُورا کرتے ہوئے ہم سب آج یہاں وارد ہوئے ہیں۔ مسٹر جیمز نے کہا ہمیں آپ کا مرکز دیکھ کر اور آپ کی باتیں سُن کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ آپ کے خیالات ہمارے لئے جدید معلومات کا باعث ہوئے ہیں۔ ہم آپ کا عنایت سے دیا ہُوا لٹریچر بغور مطالعہ کریں گے۔ آخر میں مسٹر جیمز نے اراکینِ وفد کی طرف سے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

چونکہ ڈاکٹر رام سنگھ صاحب خود تشریف نہ لا سکے تھے اِسلئے مسٹر لو پروفیسر بیرنگ کالج بٹالہ نے اُن کی نمائندگی کرتے ہوئے کالج کی طرف سے بھی جماعتِ احمدیہ کی پُرتپاک مہمان نوازی اور ملاقات کا شکریہ ادا کیا۔

ملحقہ کوارٹر میں میزوں پر ترتیب وار سلسلہ کا شائع شدہ انگریزی لٹریچر قرینے سے رکھا گیا تھا۔ جس کی ایک سائیکلوسٹائل فہرست بھی مہیّا کی گئی تھی۔ ایک دُوسری میز پر غیر ممالک میں جماعت کی طرف سے شائع کردہ ترجمۃ القرآن اور دیگر اسلامی لٹریچر بطور نمائش سجایا گیا تھا۔ جس سے جماعت کی اشاعتی مساعی کا کسی قدر اندازہ کیا جا سکتا تھا۔

اجلاس کی کارروائی ختم ہونے پر مہمانوں سے درخواست کی گئی کہ ملحقہ کمرہ میں جماعت کا لٹریچر موجود ہے۔ خود تشریف لے جا کر حسب پسند انتخاب فرمالیں۔

چنانچہ سبھی اراکین نے اشتیاق اور دلچسپی سے جماعت کا یہ سارا لٹریچر ملاحظہ کیا۔ اور اپنی اپنی پسند کی کتب اور پمفلٹ انتخاب کئے۔ پارٹی لیڈر مسٹر جیمز کو ان کی خواہش کے مطابق جملہ لٹریچر کی ایک ایک کاپی مع ایک نسخہ انگریزی ترجمۃ القرآن محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بطور ہدیہ پیش کیا پیش کردہ مجموعہ میں حسب ذیل کتب اور پمفلٹ شامل تھے:۔

اسلام مجھے کیوں پیارا ہے۔ مسیحؑ کشمیر میں۔ مسیح ہندوستان میں۔ مقبرۂ مسیحؑ۔ مسیحؑ کہاں فوت ہوئے۔ مسیحؑ کے بارہ میں جدید انکشافات۔ اسلام کی اخلاقی تعلیم اسلام، وقت کی ضرورت۔ اسلام کا اقتصادی نظام تحریکِ احمدیت۔ ہماری تعلیم۔ اسلام اور کمیونزم۔ پاک نبی حضرت محمدؐ۔ اسلامی اصول کی فلاسفی تحفہ شہزادہ ویلز۔ امن کا پیغام اور ایک انتباہ۔ شہزادۂ امن کا آخری پیغام۔ ایک عیسائی کے چار سوالوں کا جواب۔ قرآنی تعلیمات کی خصوصیات وغیرہ۔

اسی موقعہ پر آنے والے امریکن معزّز مہمانوں کا ایک گروپ فوٹو بھی ہُوا۔ جملہ اراکینِ وفد جماعت احمدیہ کی خوش اخلاقی، مہمان نوازی، تنظیم، اسلام کی مخلصانہ تبلیغ و اشاعت کے صحیح جذبہ سے بہت متاثر ہوئے۔ اور بار بار شکریہ ادا کرتے ہوئے خوشی اور مسرت کے ساتھ حسب پروگرام واپس روانہ ہو گئے۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس تقریب کو اسلام واحمدیت کی تبلیغ و اشاعت کے لئے موجبِ برکت بنائے۔ اس کے بہتر نتائج پیدا کرے۔ سعید رُوحوں کو سیدھی راہ کی ہدایت نصیب ہو۔ اور قبولِ حق کے لئے اُن کے دِلوں کو کھول دے آمین۔

خُلاصۂ ایڈریس

پیش کردہ ایڈریس میں مہمانوں کی قادیان میں تشریف آوری پر جماعتِ احمدیہ کی طرف سے دلی خیر مقدم کہا گیا۔ اور واضح کیا گیا کہ آپ حضرات کے آنے سے بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پیشگوئی کہ

"دُور دُور سے لوگ تیرے پاس آئیں گے"۔

ایک بار پھر پُوری ہو کر آپؑ کی صداقت کا زندہ نشان بنی ہے۔

قادیان جو دنیوی لحاظ سے اپنے اندر کوئی اہمیت اور کشش نہیں رکھتا رُوحانی پہلو سے جماعتِ احمدیہ کے لئے بے حد متبرک ہے۔ اس کے خاص مقامات جماعت کے لئے مقدس ہیں۔ کیونکہ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اسی بستی میں پیدا ہوئے۔ اسی جگہ سے دینِ اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور تجدید کا کام جاری کیا۔ خدا کے فضل اور اس کے وعدوں کے مطابق یہ جماعت نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دنیا کے اکناف میں پھیل چکی ہے۔ یہ بھی بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی ایک پیشگوئی

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین
کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

کے مطابق عمل میں آرہا ہے۔

ایڈریس میں بتایا گیا کہ مہمانانِ کرام قادیان کو اس وقت جس صورت میں دیکھ رہے ہیں یہ بائیس سال پہلے سے بہت مختلف ہے۔ ملکی تقسیم سے پہلے یہاں کی پندرہ ہزار آبادی کا نوّے فیصد حصّہ احمدیہ جماعت کے افراد پر مشتمل تھا۔ مگر حالات کی تبدیلی سے اب صرف ایک محلّہ میں احمدی مسلمان آباد ہیں۔ جو ملکی تقسیم کے وقت تین سو تیرہ مرد افراد تھے۔ اب بفضلہٖ تعالیٰ ایک ہزار کی نفری ہے۔ جو مَردوں، عورتوں اور بچّوں پر مشتمل ہے۔ قادیان کی نسبت اس نوع کی صورتِ حال کا بھی بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی ایک عظیم الشان پیشگوئی سے تعلق ہے۔ اُس پیشگوئی کا ایک حصّہ اس رنگ میں تو پُورا ہو چکا ہے کہ قادیان کی اکثر آبادی کو یہاں سے مجبورًا ہجرت کرنا پڑی۔ ہمارا یقین ہے کہ قادیان سے متعلق پیشگوئی کا دوسرا حصّہ بھی ضرور پُورا ہوگا۔ اس درمیانی دَور میں قادیان کے احمدی مسلمان ساکنین ایک خاص مذہبی قربانی کا نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ بالکل ویسی ہی قربانی جو ہر زمانہ کے مامور کی برگزیدہ جماعت نے پیش کی۔ اور مسیحی علماء اور مشنریز تو ایسی تاریخ اور افراد کی قربانیوں سے ذاتی طور پر واقف و آگاہ ہیں۔

وفد کے قادیان تشریف لانے سے قبل ہی ہمیں بتایا گیا تھا کہ آنے والے مہمانوں کی خواہش ہو گی کہ جماعتِ احمدیہ دوسرے اسلامی فرقوں سے جن باتوں میں اختلاف اور امتیاز رکھتی ہے خصوصیّت سے اُن کے بارہ میں واقفیت بہم پہنچائی جائے۔ چنانچہ ایڈریس میں مختصرًا اِن امور پر بھی روشنی ڈالی گئی۔ یہ بھی بتایا گیا کہ دین کے لئے افرادِ جماعت کی طرف سے جانی قربانیاں بھی دی گئیں۔ اس سلسلہ میں حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف صاحب اور حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب کی افغانستان میں شہادت کا ذکر کیا گیا۔

قرآنی تعلیم کی روشنی میں یہ بھی واضح کیا گیا کہ جماعتِ احمدیّہ حضرت مسیحؑ کو خدا کا برگزیدہ نبی اور پیارا بندہ سمجھتی ہے۔ جسے خدا نے اپنے خاص فضل وکرم کے ساتھ صلیب کی لعنتی مَوت سے بچا لیا۔ صلیبی واقعہ کے بعد آپؑ نے یروشلم سے تبّت اور کشمیر کا لمبا سفر اختیار کیا۔ اور بالآخر سری نگر محلّہ خانیار میں طبعی وفات پائی۔ اور کہ آپؑ کا مقبرہ اسی جگہ اب بھی موجود ہے۔ یہ وہ انکشاف ہے جو اس زمانہ میں مقدّس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیّہ نے ہی وزن دار دلائل کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اس موضوع پر ہمارے ہاں شائع شدہ لٹریچر موجُود ہے جسے ہر وقت حاصل کیا جا سکتا ہے۔

نظامِ جماعت کا مختصر ڈھانچہ بیان کرتے ہوئے بتایا گیا کہ جماعت خلافت کے تحت ساری دُنیا میں حقیقی اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کام کر رہی ہے۔ جماعتی اُمور کی سرانجام دہی کے لئے جماعت کی بیرونی شاخوں میں احبابِ جماعت مختلف جماعتی امور آنریری طور پر سرانجام دیتے ہیں۔ اور تعلیم یافتہ نوجوانوں کا ایک طبقہ بالخصوص اپنی زندگیاں وقف کر کے خدماتِ سلسلہ بجا لا رہا ہے۔

اسی تسلسل میں جماعتی تنظیم اور ہر شخص کا خدا کے رستہ میں مالی جہاد خاص طور پر نظامِ وصیّت کا ذکر کیا گیا۔ علاوہ ازیں جماعت کی وسعت، بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے دُوسرے خلیفہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے باون سالہ دَورِ خلافت میں ہوئی۔ اس پر مختصرًا روشنی ڈالتے ہوئے گیمبیا کے گورنر جنرل کی طرف سے قبولِ احمدیت، اُن کے اخلاص اور خدماتِ سلسلہ کا ذکر کیا گیا۔

اِسی موقعہ پر امام جماعتِ احمدیّہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انتباہ اور دنیا میں رُونما ہونے والے عظیم الشان انقلاب کا بھی مختصر الفاظ میں ذکر کیا گیا۔

(باقی دیکھیں صــ پر)

قرآنِ کریم ایک مکمل ہدایت نامہ اور مکمل شریعت ہے

اسے اس نیّت اور عزم کے ساتھ پڑھنا اور سیکھنا چاہیئے کہ ہم نے اس کے مطابق اپنی زندگی گزارنا ہے

فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس کے طلباء سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

ربوہ - ۷ ماہِ ظہور ۱۳۴۸ ہش بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس کو خطاب کرتے ہوئے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی :-

فرمایا :- قرآنِ کریم دراصل پوری اور مکمل کتاب ہے۔ دیگر مذہبی کتابیں جو ہیں وہ اس کی تفسیر ہیں۔ نیز

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم

کا ہر قول جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے قرآنِ کریم کی کسی آیت کی تفسیر ہے۔ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ قرآنِ کریم کی تفسیر تھا۔ کیونکہ آپ نے قرآنِ کریم کے مطابق اپنی زندگی گزاری تھی اور آپ کی زندگی کا ہر پہلو قرآنِ کریم کی تعلیم کا ایک پہلو ہے۔ ہم قرآنِ کریم کو اس لئے پڑھتے ہیں کہ یہ ایک

مکمل ہدایت نامہ

ہے مکمل شریعت ہے۔ اور عمل کرنے والی کتاب ہے۔ خالی پڑھنے اور سوچنے والی کتاب نہیں۔ اس کو اس نیت اور عزم سے سیکھنا چاہیئے کہ ہمیں اس کے مطابق زندگی گزارنا ہے۔ قرآنِ کریم نے اصولی طور پر تعلیم دی ہے اور رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعض حصوں کی تفسیر کی ہے اور اپنی زندگی میں اس کا نمونہ دکھایا ہے مثلاً زبان ہے۔ اس کے متعلق بھی قرآنِ کریم نے بہت سے احکام بیان فرمائے ہیں اور اس پر بہت سی پابندیاں عاید کی ہیں۔ اور بتایا ہے کہ بات چیت کیسے کرنی چاہیئے لیکن انسان اس تعلیم کو یاد نہیں رکھتا خصوصاً بچپن کی عمر میں تربیت کی طرف توجہ نہ ہونے کی وجہ سے

قرآنِ کریم کی تعلیم

یاد نہیں رہتی۔ مثلاً قرآنِ کریم نے فرمایا ہے کہ حقارت اور استہزاء کے ساتھ کسی کے متعلق بات نہیں کرنی چاہیئے۔ لیکن بچپن میں صحبت اور ماحول کی وجہ سے بعض دفعہ اس طرف توجہ نہیں رہتی۔ زندہ دلی تو ہے اسلام میں، لیکن زندہ دلی کے یہ معنی نہیں کہ مذاق میں کسی کو حقیر سمجھ کر اس سے کوئی بات کی جائے۔ کیونکہ اگر کوئی ایک انسان حقیر ہے تو وہ بات کرنے والا بھی حقیر ہے۔ پس بچپن میں

ہر احمدی بچہ کو اس بات کا علم ہونا چاہیئے

کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کا بحیثیت انسان ایک رتبہ رکھا ہے۔ اسے شرف اور عزت عطا کی ہے اس لئے یہ عادت ہونی چاہیئے کہ ہر انسان کو معزز سمجھا جائے کسی کو ذلیل نہ سمجھا جائے۔ ہاں اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی نظر میں ذلیل ہو جائے تو یہ اس کی اپنی بدبختی ہے۔ لیکن ہمارا یہ کام نہیں کہ تمسخر اور استہزاء اور حقارت کے ساتھ اپنے کسی انسان بھائی (میں احمدی نہیں کہہ رہا) کو یاد کریں۔

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ کے مخالف آپ کے خلاف سخت بدزبانی کیا کرتے تھے۔ لیکن رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ سے کبھی ان میں سے کسی کے خلاف حقارت کی بات نہیں نکلی۔ قرآنِ کریم میں گو سخت الفاظ آئے ہیں۔ لیکن کسی کو حقیر سمجھنے اور امرِ واقعہ کو بیان کرنے میں فرق ہے مثلاً اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں جو ذلیل ہو جائے اور قرآن کہے کہ یہ ذلیل ہے تو یہ حقارت کا بیان نہیں بلکہ امرِ واقعہ کا بیان ہے یہ نہیں کہ کسی کے مرتبہ عزت اور شرف کو پہچانا نہیں گیا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس شخص نے اپنے مرتبہ، شرف اور عزت کو نہیں پہچانا اور وہ خدا کی نگاہ میں ذلیل ہو گیا لیکن

ہمیں یہی تعلیم دی گئی ہے

کہ کسی کے خلاف حقارت کے الفاظ نہیں استعمال کرنے۔ انسان کی

عزت اور رتبہ اور شرف

کو پہچاننا ہے۔

آج دنیا میں بڑی بیماری یہی ہے کہ دوسرے کو حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اور آگے اس سے ہزار بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ہزار تلخیاں پیدا ہوتی ہیں۔ بے اطمینانیاں پیدا ہوتی ہیں۔ رنجشیں پیدا ہوتی ہیں۔ غصے پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً آج کی دنیا میں جو امیر ہو جاتے وہ غریب کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ حالانکہ اسے خیال ہونا چاہیئے کہ دولت ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے جو مجھے عزت دی ہے وہی عزت اس کو بھی بخشی ہے۔ دولت عزت کی نشاندہی نہیں کرتی اگر اللہ تعالیٰ نے اسے دولت دی ہے تو یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ

اللہ تعالیٰ اس کا امتحان لیتا ہے

اگر وہ اس امتحان میں پورا اترے تو وہ معزز ہوگا اور اگر وہ امتحان میں پورا نہ اترے تو وہ ذلیل ہو جائے گا۔ کسی کی غربت بھی یہ نہیں بتاتی کہ وہ خدا کی نگاہ میں حقیر ہے۔ بلکہ وہ بھی ایک رنگ کا امتحان ہے۔ جو شخص غربت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفائے عہد پر پختگی سے قائم رہتا ہے۔ شریعت کے اصول پر کاربند ہوتا ہے غربت میں عمدہ اخلاق دکھاتا ہے تو وہ

اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں معزز

ہو جاتا ہے۔ دنیا میں اللہ تعالیٰ کسی کو دولت دے دیتا ہے اور کسی کو نہیں دیتا۔ کسی کو غربت کے امتحان میں ڈالتا ہے اور کسی کو نہیں ڈالتا۔ ہر دو حالتیں انسان پر دنیا میں آتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اگلی زندگی میں ہر دو کو اپنے بہت سے فضلوں سے نوازتا

اسلام اور بانیٔ اسلام سے عشق!

منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے — کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے — یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا — کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے
جب سے یہ نور ملا نورِ پیمبر سے ہمیں — ذات سے حق کی وجود اپنا ملایا ہم نے
مصطفےٰ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت — اس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے

ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دِل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

(دُرِّ ثمین اُردو)

ہے اور کسی کو گھاٹے میں نہیں رکھتا۔

غربت کی وجہ سے انسان بعض دفعہ وقتی طور پر مایوس ہو جاتا ہے لیکن ایک مومن کے لئے غربت میں مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔ اس کو یہ امید رکھنی چاہیئے اور

یقین رکھنا چاہیئے

کہ اگر اس دنیا میں نہیں تو اس دنیا میں اللہ تعالےٰ نے میرے لئے ایسے سامان پیدا کئے ہیں، جن کی قیمت اس دنیا کے سامان سے بہت زیادہ ہے۔ مثلاً غربت ہے یا انسان بیمار ہو جاتا ہے وہ ہر وقت صحتمند نہیں رہتا۔ وہ غلطیاں کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے قانون کو توڑتا ہے تو بیماری اسے پکڑ لیتی ہے اور بیماری میں انسانی جسم زندگی سے مایوس ہو کر نزاع چھوڑ دیتا ہے۔ اور اسے موت کی شکل میں بدلنے کی کوشش کرتا ہے اور جب تک قوت مدافعت نہ ہو جسم سے بیماری دور نہیں ہوتی۔ بیماری سے شفا پانا دراصل یہی ہے کہ اس وقت

اللہ تعالیٰ کے حکم سے

انسانی جسم مقابلہ کرنے لگ جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی لئے فرمایا ہے کہ بیماری خواہ کتنی ہی شدید ہو۔ موت چاہے کتنی ہی قریب ہو انسان کو مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ نے تو "کُن" کہنا ہے اور جسم میں تبدیلی ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی بڑی وضاحت فرمائی ہے کہ جب اللہ تعالےٰ کا حکم نازل ہوتا ہے تو جسم کے وہ ذرّے جو غذا سے طاقت حاصل نہیں کر رہے ہوتے وہ طاقت حاصل کرنی شروع کر دیتے ہیں اور جن ذروں کو اللہ تعالےٰ نے بیماری کے مقابلہ کے لئے پیدا کیا ہے جب وہ مقابلہ ترک کر دیتے ہیں تو

اللہ تعالےٰ کا حکم ہو

تو پھر سے مقابلہ کرنا شروع کر دیتے ہیں اور اس طرح جسم بیماری پر غالب آجاتا ہے۔

پس قرآن کریم کو اس نیت کے ساتھ سیکھنا چاہیئے کہ اس پر عمل کرنا ہے۔ جو شخص قرآن کریم کو اس نیت کے ساتھ اپنی سمجھ اور طاقت کے مطابق نہیں سیکھتا وہ حقیقتاً احمدی نہیں۔ لیکن اگر وہ باغیانہ خیالات نہیں رکھتا ہاں اس کا اس طرف رجوع نہیں تو ہم اسے اس طرف توجہ دلائیں۔ دنیا میں جتنا فساد نظر آتا ہے سمجھنے والے سمجھتے ہیں کہ یہ سب قرآن کریم کے احکام کو توڑنے کی وجہ سے ہے۔ اس زمانہ میں جتنے ہنگامے اور لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ ان کی ایک وجہ یہی ہے کہ لوگوں نے قرآن کریم کو چھوڑ دیا ہے۔ مزدوروں کی سٹرائیک (Strike) ہے یا نعرہ بازی۔ نہ مزدور اپنے حقوق کو سمجھتے ہیں اور نہ ان سے محبت کا دعوےٰ کرنے والے ان کے حقوق کو سمجھتے ہیں۔ یہ فساد اور لڑائیاں ان طاقتوں کا تصادم ہے جن طاقتوں کے اتحاد میں ان کی بہبود اور ترقی کا راز مضمر ہے۔ لیکن انسان سمجھتا نہیں۔ اور خود اپنی طاقت کو ضائع کر دیتا ہے۔ اور اپنے مستقبل کو بھی تاریک کر دیتا ہے کیونکہ

قرآن کریم کو سمجھنے کے ذریعہ

اسے روشن نہیں کرتا۔

پس یہاں جو بچے ہیں یا بڑے ہیں (مرد بھائی بہن) وہ اس غرض سے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں کہ وہ قرآن کریم کو اس غرض سے سیکھیں کہ وہ اس پر عمل کریں اس لئے سب دوست اس غرض کو سامنے رکھیں کیونکہ قرآن کریم تاریخ کی کتاب نہیں اور نہ یہ کوئی قصہ کہانی ہے اگر اس میں کوئی قصہ کہانی ہے اگر اس میں کوئی واقعہ بیان ہوا ہے تو اسکے نیچے بھی اللہ تعالیٰ کی کوئی عظیم صداقت رکھی ہے اسکو سمجھنا چاہئے اور اس پر عمل کرنا چاہئے۔

نزولِ مسیح کا خیال نزولِ ایلیا کی طرح محال ہے

از محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ایک پادری صاحب نے رسالہ "سما" لکھنؤ جنوری۔ مارچ ۱۹۶۹ء میں یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ یہود کا انتشار و پراگندگی میڈیا سے آگے مشرقی ممالک میں کبھی نہ ہوئی تھی کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو اپنی ان کھوئی ہوئی بھیڑوں کی طرف آنا پڑتا۔

اس پر ہمارا سوال یہ ہے کہ تھوما جو حضرت مسیح کا حواری تھا وہ مدراس کس غرض سے اور کس کے پاس گیا تھا۔ اور وہاں کس سبب سے مارا گیا تھا۔ کیا اس کی آمد ہند یہ نہیں بتاتی کہ اس وقت یہود جنوبی ہند میں آباد تھے جن کی خاطر وہ ان کے پاس دور دراز کا سفر اختیار کر کے پہنچے تھے۔ اس کی آمد ہند مسیح کے زمانہ میں جنوبی ہند میں یہود کی کالونی کا بیّن ثبوت ہے۔

یہ کہ ان تتر بتر اسرائیل کو اسور کے بادشاہ سارگون نے اور بابل کے بادشاہ بنوکدنضر نے ۷۲۱ و ۵۸۶ قبل مسیح میں مشرقی ملکوں میں پراگندہ کر دیا تھا یقیناً درست ہے۔ چنانچہ پادری صاحب خود ہی آگے چل کر اعتراف کر رہے ہیں لکھتے ہیں:۔

"یہ بھی یاد رہے کہ ملک یہودیہ کا یہودیوں سے خالی کیا جانا اور ان کا تمام دنیا میں پراگندہ ہونا خداوند یسوع کی موت و عروج کے بعد کے واقعات نہیں اس سے پہلے کے ہیں۔"

(ایضاً صفحہ ۳۴ کالم ۲)

پھر اسی زبان سے یہ کہنے جانا کہ حضرت مسیح کے زمانہ میں یہود کے جلا وطن قبائل میڈیا کے پرے مشرق کی طرف مطلق نہ بڑھے۔ (ایضاً کالم ۱) کیونکر درست ہو سکتا ہے۔ جو حوالے پادری صاحب نے بائیبل سے پیش کئے ہیں وہ تو ان کے مشرقی ممالک میں انتشار سے قبل کے ہیں۔ اس لئے ان سے ان کے عدم انتشار پر استدلال کرنا کس طرح درست ہو سکتا ہے؟ قبائلِ یہود کی پراگندگی مشرقی ممالک میں حضرت مسیح کی بعثت سے قبل ہو چکی ہوئی تھی۔ اور ان کا ان کے پاس آنا ضروری تھا۔ اور مدراس میں یہودی کالونی کی موجودگی اس زمانہ میں اس امر کا قطعی اور یقینی ثبوت ہے جس کی تصدیق کتب تاریخ تھوما کی آمد کے بیان کر رہی ہیں۔

۲۔ نیز پادری صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

"جو آیات مسیح کی دوسری آمد کے لئے پیش کی گئی ہیں وہ کسی دوسرے مثیل کے مسیح کی روح اور قوت میں آنے کے خیال کو برباد کرتی ہیں"

(متی ۲۴: ۱۷-۳۰)

اس پر ہمارا سوال یہ ہے کہ ۲ سلاطین ۲: ۱۱ ہمیں بتلاتا ہے کہ

"ایلیا بگولے میں آسمان پر چلا گیا"

اور ملاکی نبی کی کتاب بتاتی ہے کہ

"دیکھو خداوند کے بزرگ اور ہولناک دن کے آنے سے پیشتر میں ایلیا نبی کو تمہارے پاس بھیجوں گا اور وہ باپ کا دل بیٹے کی طرف اور بیٹے کا باپ کی طرف مائل کرے گا۔"

مگر مسیح علیہ السلام نے آکر ایلیاہ کی دوبارہ آمد کو خاک میں ملا دیا اور اس خیال کو برباد کر دیا اور اس کے خلاف یہ فیصلہ دے دیا کہ

"سب نبیوں اور توریت نے یوحنا تک نبوت کی۔ چاہو تو مانو ایلیاہ جو آنے والا تھا یہی ہے جس کے کان سننے کے ہوں وہ سن لے"

(متی ۱۱: ۱۳ تا ۱۵)

نیز لکھا ہے کہ:۔

"جب شاگردوں نے اس سے پوچھا کہ پھر فقیہہ کیوں کہتے ہیں کہ ایلیاہ کا پہلے آنا ضرور ہے"

"اس نے جواب میں کہا ایلیاہ البتہ آئے گا اور سب کو بحال کرے گا (یعنی یہ پیشگوئی درست ہے۔ ناقل) لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ ایلیاہ تو آچکا۔ اور انہوں نے اسے نہیں پہچانا بلکہ جو چاہا اس کے ساتھ کیا"

(متی ۱۷: ۱۰ تا ۱۲)

یوحنا یعنی یحییٰ نے ظاہری ایلیاہ ہونے سے انکار کیا تھا اور حضرت مسیح نے اسے روحانی طور پر ایلیاہ قرار دیا۔ اور اسے ایلیا کی روح و قوت میں اس کا مثیل ٹھہرایا۔

یہ ہے عیسائی بھائیوں کے "ابن اللہ" کا فیصلہ جس نے بائیبل کی سابقہ پیشگوئی بابت نزولِ ایلیاہ کو باطل قرار دے کر اس کی بجائے یحییٰ کی آمد کا فیصلہ سنایا حضرت مسیح ثانی علیہ السلام نے بھی آکر حضرت مسیح اوّل کے فیصلہ کے عین مطابق اپنا یہ فیصلہ دیا کہ مسیح ناصری کی آمد ثانی ایلیاہ کی آمد ثانی کی طرح محال ہے۔ اور جس طرح وہاں ایلیاہ کی آمد کی بجائے انہوں نے یحییٰ کی آمد قرار دی ہے اسی طرح مسیح کی بجائے خدا تعالےٰ نے مجھے ان کا مثیل بنا کر ان کی روح و قوت میں بھیج دیا ہے۔ اب عیسائی بھائی تبلائیں کہ حضرت مسیح والا یہ فیصلہ کیوں درست نہیں۔ کیا انہوں نے حضرت مسیح کے فیصلہ کو رد کر دیا ہے؟ اگر ایسا ہے تو پھر عیسائی بھائیوں کی طرح یہود بھی حق پر ہیں وہ ایلیاہ کی آمد و نزول کے بغیر حضرت مسیح کی آمد اوّل کو باطل قرار دیتے ہیں کیونکہ حضرت مسیح نے یہود کی طرح صادق مسیح کی آمد کا زمانہ ایلیا کے نزول کے بعد قرار دیا ہے۔ عیسائی بھائیوں کا یہود کے

موقف کے بارہ میں کیا جواب ہے اور کس بنا پر؟

پادری صاحب کا یہ فرمانا کس طرح درست ہے کہ

"یہ کسی طرح بھی یقین نہیں کیا جا سکتا کہ ایسے مسیح کا جس کا ذکر عہدِ عتیق و جدید میں واضح ہے کوئی نہ تو مثیل ہو سکتا ہے اور نہ اس کی روح میں آ سکتا ہے"

(ہما صفحہ ۳۸ کالم ۱)

کیا حضرت مسیحؑ نے ایلیا کی قیامت اور عروج کو غلط ثابت نہیں کیا۔ اور اس کی شان جو مدتوں سے یہود کی نظروں میں چلی آتی تھی "گرا کر اپنا وقار قائم" کرنے کی کوشش نہیں کی۔ اگر یہ "ممکن" ہے تو خود حضرت مسیحؑ کی آمد ثانی کی بجائے کسی دوسرے مسیح کی آمد کیوں ممکن نہیں؟

عیسائی بھائی یہود کے نقشِ قدم پر

۱۔ عیسائی بھائی ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور دنیوی لحاظ سے وہ سب سے بڑی ترقی یافتہ قوم ہیں۔ دین کے نام سے بھی انہوں نے بڑی بڑی قربانیاں کی ہیں۔ اور اس کی راہ میں دولت پانی کی طرح بہائی ہے۔ اور ساری دنیا میں مشن قائم کئے اور ہزارہا عیسائیوں نے دین کے نام پر زندگیاں وقف کر کے اس میں عمریں صرف کر دی ہیں اور بائیبل کے تراجم سینکڑوں زبانوں میں کر کے گھر گھر اسے پہنچانے کے لئے غیر معمولی اور متواتر مساعی کام میں لائے اور لا رہے ہیں۔ یہ سب کچھ بظاہر دین کی خاطر ہے۔ اس لئے ہے کہ ان کا خدا ان سے راضی ہو جائے اور ہمیشہ کی سکھ چین کی زندگی حاصل کر سکیں۔

مگر باوجود اس کے کہ اس قوم میں بڑے بڑے اہلِ دانش اور اہلِ علم و صاحب تدبر و تفکر موجود ہیں وہ یہ دیکھنے کی کوشش نہیں کرتے کہ ان کے قدم باوجود دینی دعووں کے غلط شاہراہ پر پڑے ہوئے ہیں۔ اور وہ دین کو محض سیاست اور دنیا و مادہ پرستی کی خاطر قربان کر رہے ہیں۔ اور وہ یہ سوچنے کی کوشش نہیں کرتے کہ وہ اصل صحیح شاہراہ سے بھٹک چکے ہوئے ہیں اور سراسر یہود کے نقشِ قدم پر قدم مار رہے ہیں۔ اور وہ سو فیصدی یہود کے مثیل بن چکے ہوئے ہیں اور انہوں نے وہی مسلک اپنا لیا ہوا ہے جو یہود کا ہے۔ مثلاً

(۱) یہود نے حضرت مسیح اول کی آمد پر ان کا انکار و تکذیب کرتے ہوئے کہہ دیا کہ مسیح کا دعوے اس لئے کہ ایلیا جس کا نزول صادق مسیح کی آمد سے قبل ضروری تھا آسمان سے نازل نہیں ہوا۔

حضرت مسیح علیہ السلام نے فیصلہ دیتے ہوئے ایلیا کے نزول کی تاویل کر کے اس کی بجائے یحییٰ کی آمد اپنے سے قبل بتائی۔ اور یحییٰ کو اس کا قائمقام قرار دیا اور اسے مثیلِ ایلیا بتایا۔ اس طرح ہمیشہ کے لئے انہوں نے یہود کی انتظار ختم کر دی۔ اس کے باوجود عیسائی بھائیوں نے یہود کی اتباع میں حضرت مسیحؑ کو ہی آسمان پر چڑھا کر ان کی انتظار شروع کر دی۔ اس طرح اگر یہود نے مثیلِ ایلیا کا انکار کیا تو مسیحی بھائیوں نے مثیلِ مسیح کا انکار کر دیا۔ حالانکہ مثیلِ مسیح نے آ کر ان کو مسیح اول ہی کا فیصلہ دکھا کر ان کے اس کیس کا فیصلہ سنایا ہے اور اس کے ساتھ پورے دلائل کے ساتھ ثابت بھی کر دیا ہے کہ مسیح اول کا دوبارہ آنا ایلیا کی آمد و نزول کی طرح محال ہے

(۲) یہود نے حضرت مسیحؑ پر الزام دیتے ہوئے کہا کہ یہ شخص خدا کا حقیقی بیٹا ہونے کا مدعی ہے۔ حضرت مسیح نے جواب دیا کہ زبور کے مطابق میرا دعوے الوہیت یا ابنیت دیگر نبیوں کی خدائی و الوہیت یا ابنیت ہی کی طرح ہے۔ نہ اس سے زیادہ۔ انہوں نے یہود کو غلطی پر بتایا مگر یہود نے نہ مانا اور ان کو صلیب پر مارنے کی کوشش کی۔ اس کے باوجود مسیحی بھائیوں نے یہود والا موقف اختیار کر کے ان کی طرف حقیقی الوہیت و ابنیت منسوب کر دی ہے۔ اور حضرت مسیح کے جواب کو رد کر کے اور اس کی غلط تاویل کر کے کہہ دیا ہے کہ وہ خدا کا اکلوتا اور بے نظیر بیٹا ہے جو ان کی سراسر نادانی ہے

(۳) یہود نے حضرت مسیح کا دعوے مسیحیت کاذب ثابت کرنے کے لئے ان کو صلیب پر چڑھایا۔ وہ چاہتے تھے کہ ان کو اس پر مار کر تورات کے مطابق ملعون اور خدا کی درگاہ سے دھتکارا ہوا ثابت کریں۔ اور دنیا کو معلوم ہو جائے کہ وہ صادق مسیح ہونے کی بجائے کاذب مسیح ہیں۔ بعینہٖ عیسائی بھائیوں کے "مقدس پولوس" نے بھی یہود کا مسلک اختیار کر لیا اور کہہ دیا کہ حضرت مسیح ہمارے لئے "ملعون" ہو گیا۔ حالانکہ ملعون شیطان ہوتا ہے۔ جو کہ خدا تعالیٰ کے حضور سے مطرود ہے۔ حضرت مسیح تو صادق مسیح تھے۔ اب پولوس کے پیچھے لگ کر تمام عالم عیسائیت نے اپنے "ابن اللہ" صادق مسیح کو ملعون قرار دے کر اپنی یہود سے مماثلت کا پورا پورا ثبوت دنیا کے سامنے پیش کر دیا۔ اور ثابت کر دیا ہے کہ ان کی اصلاح کے لئے بھی ایک دوسرے مسیح کی ضرورت ہے۔

(۴) یہود نے کہا تھا کہ موسیٰ کے بعد کوئی نبی نہیں اسی طرح مسیحی بھائیوں نے بھی کہہ دیا کہ یحییٰ پر دورِ نبوت ختم ہو گیا ہے۔ وہ آخری نبی ہے اب دورِ الوہیت ہے۔ حضرت موسیٰ کے بعد انبیاء آتے رہے حضرت مسیح ناصری کے مکاشفہ میں جو یوحنا عارف کے مکاشفہ کے نام سے مشہور ہے حضرت مسیحؑ کے بعد دو گواہ نبیوں کے آنے کی پیشگوئی موجود ہے۔ ان دو گواہ نبیوں کو شجرۂ زیتون کے دو درخت اور دو چراغدان قرار دیا گیا ہے جس کی قرآن کریم نے تصدیق کرتے ہوئے ان کو سورۂ نور کی آیت ۳۶ اللّٰہُ نُورُ السَّمٰوٰت میں نُورٌ علیٰ نور کہہ کر دو نور بتایا ہے

غرضیکہ مسیحی بھائیوں نے بھی یہود کی طرح خدا تعالیٰ کی رحمت سے دنیا کو محروم کرنے کے لئے نبوت کا دروازہ بند قرار دیا ہوا ہے۔ اور نہیں سوچا کہ خدا نے تو کبھی بھی یہ نہیں فرمایا کہ میں یحییٰ کے بعد نبی نہ بھیجوں گا۔

اگر عیسائی بھائی ان چار باتوں پر ہی صدقِ دل سے غور و تدبر کریں تو ان کو صحیح راستہ مل سکتا ہے اور وہ یہود کی مماثلت سے بچ سکتے ہیں۔ ورنہ ان کا حشر بھی وہی ہو گا جو یہود کا ہوتا چلا آ رہا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے انبیا کا انکار و تکذیب کر کے خدا کے غضب کے مورد بنتے چلے آ رہے ہیں پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ عیسائی بھائی ان کے نقشِ قدم پر چل کر اور ان سے مماثلت تامہ اختیار کر کے اس غضب الٰہی سے بچ جائیں۔

ہم اپنے عیسائی بھائیوں سے بھی پوری دلی ہمدردی رکھتے ہیں۔ اور ان کو اس کے غضب سے بچانے کے لئے پورا جتن کر رہے ہیں۔ ہم ان کی خدمت میں دلی اخلاص سے ان امور کو پیش کر کے ان سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ جلد ان امور پر نظرِ ثانی کر کے یہود کے مسلک سے بچ جائیں۔ اسی سے خدا کی رضا اور سچا امن و چین ان کو حاصل ہو سکتا ہے۔ جو باتیں ان کے سامنے پیش کی گئی ہیں یہ کوئی پیچیدہ گتھیاں نہیں۔ صاف سیدھے اور آسان مسائل ہیں جن کو موٹی عقل کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے

اللہ تعالیٰ ان کو سمجھنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔

جماعتِ احمدیہ کلکتہ کا ماہانہ تربیتی اجلاس

جماعتِ احمدیہ کلکتہ کا ماہانہ تربیتی اجلاس مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۶۹ء صبح دس بجے مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ تلاوتِ قرآن مجید مکرم نصیر احمد صاحب بانی نے کی اور مکرم شمس الدین صاحب حیدر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سنایا زاں بعد عہد نامہ جماعت دہرایا گیا۔ اس اجلاس میں مکرم سید ظفر احمد صاحب ایم۔ اے نے "الوہیت مسیح ناصریؑ کی تردید"۔ مکرم حافظ بلال محمد صاحب نے "اتحاد و اتفاق اور خدمتِ اسلام" اور مکرم ملک صلاح الدین صاحب نے "یَا أَیُّهَا النَّاسُ كُلُوا حَلَالًا طَیِّبًا" کے موضوعات پر تقاریر کیں۔ اس کے بعد عزیزم رفیق احمد امینی سلمہ ربہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سنایا۔ عزیزم عبد اللہ ابن ماسٹر مشرق علی صاحب نے بنگالی زبان میں آنحضرت صلعم کی پاکیزہ سیرت کا ایک واقعہ سنایا۔

خاکسار نے صدارتی تقریر میں احباب کو نظامِ خلافت کی برکات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تحریک کی کہ ہر دوست کوشش کرے کہ اس کا ذاتی تعلق خلیفۂ وقت کے ساتھ ہو۔ ہمارا یہ یقین و ایمان ہے کہ خلیفۂ وقت خدا تعالیٰ کا محبوب اور اپنے وقت کا بہترین روحانی انسان ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشتا ہے۔ اسلئے احباب کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعاؤں کے لئے لکھتے رہنا چاہیئے۔

نیز نظام کی پابندی اور اپنے جماعتی اجلاسات میں حاضری باعثِ برکت و سعادت ہے۔ اپنے جماعتی اجلاسات کو کامیاب بنانا ایک قومی فرض ہے اسلئے احباب کرام کو پوری بشاشت کے ساتھ خود اور اپنے اہل و عیال کے ساتھ ان اجلاسوں میں شامل ہونا چاہیئے۔

آئندہ ماہانہ اجلاس کا پروگرام طے کرنے کے بعد دعا ہوئی اور اجلاس برخواست ہوا۔

خاکسار

شریف احمد امینی۔ انچارج احمدیہ مسلم مشن کلکتہ۔

زکوٰۃ اموال کو پاک کرتی ہے

فتنۂ دجال اور اس کا سدّباب

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

مسجد اقصیٰ کی آتشزدگی

مسلمانانِ عالم کے قبلۂ اول مسجد اقصےٰ کی آتش زدگی کے ذریعہ ایک دفعہ پھر یہودی قوم اور ان کی حکومت تمام مسلمانوں کے غم و غصہ اور لعنت و ملامت کا موجب بن گئی ہے اس قدیم اور مقدس مسجد کی بے حرمتی پر ہر مسلمان کا دل خون کے آنسو بہاتا ہے۔ اس عظیم اور حرمت والی مسجد پر حملہ تمام مومنین کے دلوں پر حملہ کے مترادف ہے۔ آتشزدگی کی یہ مذموم اور ملعون حرکت ایسی نہیں ہے کہ کوئی مسلمان ان یہودیوں کو معاف کر سکے ارضِ فلسطین میں یہود کا داخلہ ان کی حکومت کا قیام، اور اس کے بعد سے اب تک کے جارحانہ اقدام اور ایسے تمام واقعات یہ بتاتے ہیں کہ ان حرکات کے پیچھے امریکہ اور اس کے ہمنواؤں کا ہاتھ ہے۔ چنانچہ یہودی حکومت کے لئے امریکہ کی مسلسل سرپرستی روس کی نرا بھوا اور دیگر تمام پناہی اسی بات کی طرف اشارہ کر رہی ہے

یاجوج ماجوج کے ذریعہ عربوں کو پریشانی

مخبرِ صادق سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل یاجوج ماجوج اور اس کے ذریعہ دنیا پر پیدا ہونے والے ہلاکت آفریں حالات سے دنیا کو باخبر کر دیا تھا۔ قرآن کریم، احادیث اور بائیبل کے گہرے مطالعہ سے یہ بات روزِ روشن کی طرح سامنے آ گئی ہے کہ یاجوج ماجوج سے مراد امریکہ اور روس ہیں۔ حضرت رسولِ عربی صلے اللہ علیہ وسلم نے یاجوج ماجوج کے ظہور کے بعد اور ان کی تباہی سے قبل ان کی طرف سے عربوں کے لئے ایک بڑے "شر" اور پریشانی کی خبر دی تھی۔ جو صحیح بخاری میں مرقوم ہے:-

عن زینب بنت جحش ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیھا یوما فزعا یقول لا الٰہ الا اللہ ویل للعرب من شر قد اقترب فتح الیوم من ردم یاجوج وماجوج مثل ھذہ وحلق باصبعیہ الابھام والتی تلیھا قالت زینب ابنۃ جحش فقلت یا رسول اللہ انھلک وفینا الصالحون قال نعم اذا کثر الخبث

(صحیح بخاری باب یاجوج ماجوج جلد ۴ ص۱۵۵)

یعنی حضرت ام المومنین زینب رضؓ روایت فرماتی ہیں کہ ایک دن حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس نہایت گھبراہٹ کی حالت میں تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ عربوں کو ایک بڑے شر کا سامنا ہو گا جو قریب آ گیا ہے۔ آج رؤیا میں دیکھا کہ یاجوج ماجوج کی دیوار میں اس حلقہ کے برابر سوراخ ہو گیا ہے حضور نے انگوٹھے اور ساتھ کی انگلی کے برابر حلقہ بنا کر دکھایا۔ حضرت زینب کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے درانحالیکہ ہم میں نیک لوگ بھی ہونگے تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں جب گندے لوگ زیادہ ہو جائیں گے تو ایسا ہی ہو گا۔

حدیث جامع ترمذی ابواب الفتن کے خروجِ یاجوج ماجوج کے باب میں حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے رؤیا کا ذکر ہے۔ اور یوں روایت ہے

استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نوم محمر وجھہ وھو یقول

یعنی حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نیند سے جاگ پڑے اور آپ کا چہرۂ مبارک بہت سرخ ہو گیا تھا۔ اس کے بعد حضور صلعم نے مذکورہ حدیث بیان فرمائی۔

اس رؤیائے صادقہ میں حضور صلعم نے عربوں کے بارہ میں بڑے شر کے انگیز ہونے کی خبر دی ہے۔ اس شر کا آغاز اس طرح ہوا کہ ۱۹۴۸ء میں فلسطین میں یہود کی باقاعدہ حکومت قائم ہوئی۔ لاکھوں کی تعداد میں عربوں کو جلاوطن کیا گیا۔ اس کے بعد حال ہی میں جون ۱۹۶۷ء میں یہودیوں اور عربوں کی جنگ میں عربوں کو بہت بڑی ہزیمت اٹھانی پڑی۔

فلسطین میں منتشر یہود کی اجتماعیت

فلسطین میں یہودی حکومت کے قیام کے بعد سے مذکورہ حکومت کی طرف سے دنیا میں منتشر یہودی اقوام کو اسرائیل سٹیٹ میں آ کر آباد ہونے اور اسی طرح یکجا ہونے کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ اس دعوت پر ہندوستان اور دیگر ممالک سے ہزاروں کی تعداد میں یہودی فلسطین میں جا کر آباد ہوئے

یہود کی انتشاری کیفیت اور اس کے بعد ان کے اکٹھے ہونے کی پیش خبری بھی قرآن کریم نے قبل از وقت دی تھی چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ فاذا جاء وعد الاٰخرۃ جئنا بکم لفیفا (بنی اسرائیل آیت ۱۰۵)

(تمہارے انتشار اور جلاوطنی کی کیفیت کے بعد) جب وعدۂ آخرت آئے گا تو پھر تم کو مختلف ملکوں سے اکٹھا کر کے ارضِ مقدسہ میں دوبارہ لایا جائے گا۔

بہرحال جو کچھ اب تک ہوا ہے الٰہی نوشتوں کے مطابق ہوا ہے۔ بیشک موجودہ حالات ہر مسلمان کے لئے خصوصاً عربوں کے لئے انتہائی پریشان کن ہیں۔ لیکن الٰہی نوشتوں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ حالت وقتی نوعیت کی ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کا مستقبل بہت ہی شاندار اور درخشندہ ہے

یاجوج ماجوج کا ہاتھ

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ فلسطین میں یہودی حکومت کے قیام اور اس کے بعد کے حالات میں یاجوج ماجوج ہی کی پشت پناہی کارفرما ہے اور عربوں کی یہ تباہیاں اور پریشانیاں درحقیقت یاجوج ماجوج کے ہاتھوں پہنچی ہیں۔ ایک طرف امریکہ اور انگلستان ہیں تو دوسری طرف روس ہے اور ان دونوں کے باہمی اتفاق سے ہی یہ اسرائیلی حکومت قائم ہوئی تھی اور عربوں کو خطرناک حالات سے دوچار ہونا پڑا۔

یاجوج ماجوج کی تباہی

الٰہی نوشتوں میں یاجوج ماجوج کے ہیبت ناک انجام کی پیشگوئی بھی کی گئی ہے۔ مکاشفہ یوحنا میں یاجوج ماجوج اور ان کی تباہی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے

"آسمان پر سے آگ نازل ہو کر انہیں کھا جائے گی" (مکاشفہ ۲۰:۹)

اسی طرح حزقیل نبی کی پیشگوئی بائیبل میں یوں درج ہے:-

"میں یاجوج پر اور ان پر جو جزیروں میں بے پروائی سے سکونت کرتے ہیں ایک آگ بھیجوں گا۔ اور وہ جانیں گے کہ میں خداوند ہوں"

(حزقیل ۶:۹)

اسی طرح قرآن مجید فرماتا ہے ویرسل علیکما شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران یعنی دونوں گروہوں (یاجوج ماجوج) پر آگ کے شعلے اور پگھلا ہوا تانبا برسایا جائے گا۔ اور تم دونوں ہرگز مقابلہ نہیں کر سکو گے (سورہ رحمن ع ۲)

حدیث میں یوں مروی ہے

فیرسل اللہ علیھم النغف فی رقابھم فیصبحون فرسی کموت نفس واحدۃ۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب حالت انتہا کو پہنچ جائے گی تب اللہ تعالےٰ یاجوج و ماجوج پر ایک آسمانی ہلاکت نازل کرے گا۔ جس کا شکار ایک بڑی تعداد ہو گی اور تباہی ایسی ناگہانی ہو گی کہ جس طرح ایک آدمی کی موت ہوتی ہے۔ یوں اس ساری تعداد کی تباہی ہو گی

ایسے ہی الٰہی نوشتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان یاجوجی و ماجوجی طاقتوں پر تباہی اور ہلاکت مقدر ہے اور یہ تباہی و بربادی آسمانی ذرائع سے ہو گی۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یاجوج ماجوج اس قدر قوت اور طاقت کے مالک ہو جائیں گے کہ کسی کو ان کے مقابلہ کی ہمت نہ ہو گی۔ لایدان لاحد بقتالھما پس خدا کی طرف سے ہی ایسے سامان ہوں گے کہ ان زبردست طاقتوں کو ہلاکت نصیب ہو

بمبئی کا عظیم جلوس

مسجد اقصیٰ کی آتشزدگی اور یہودیوں کے جارحانہ اقدامات پر احتجاج کرتے ہوئے ۲۹ اگست ۱۹۶۹ء بروز جمعہ مسلمانانِ بمبئی نے ایک مثالی جلوس نکالا جس میں شہر بمبئی و مضافات کے قریباً تین لاکھ مسلمانوں نے شرکت کی مسلمانوں کا دو میل لمبا جلوس عروس البلاد کی سڑکوں پر نمودار ہوا۔ اس دن تمام مسلمانوں نے مکمل ہڑتال کرتے ہوئے اپنے تمام کاروبار بند رکھے

اس جلوس اور ہڑتال کے بعد ہر روز مسلم اخباروں میں اس بات کا تبصرہ ہو رہا تھا کہ اب مسلمانانِ ہند بالکل متحد و متفق ہو گئے ہیں اور باہمی اختلاف و افتراق یکسر مٹ گیا ہے حالانکہ کئی تنظیموں نے مذکورہ جلوس اور ہڑتال میں شرکت نہیں کی تھی۔ جن میں آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کا نام سرفہرست آتا ہے۔

ان اخباری تبصروں میں جو بات پوری اہمیت کے ساتھ سامنے آتی ہے اور جو شدت سے محسوس کی جا رہی ہے وہ دیکھ

متفقہ قیادت اور رہنمائی کی ضرورت ہے۔ چنانچہ بمبئی سے نکلنے والے مسلمانوں کے کثیر الاشاعت اخبار انقلاب کی مورخہ ۱۱ر ستمبر ۶۹ء کی اشاعت میں "بازاری سیاست سے پاک رہنما کی ضرورت" کے عنوان سے یوں رقمطراز ہے:-

"... کیا یہ اس بات کا مدلل ثبوت نہیں کہ امت مسلمہ ایک عالم اور بے لوث رہنما کی متلاشی ہے بے شک ہم میں کچھ بیماریاں سرایت کر چکی ہیں لیکن اللہ کے تفضل سے ایک دانا طبیب ایک حکیم اس کا علاج کر سکتا ہے۔ کاش امت مسلمہ اس طرح اپنے اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر وحدت کی منزل کی طرف اپنا رُخ پھیر دے ..... قوم بے لوث اور بازاری سیاست سے پاک رہنما کی تلاش میں ہے۔ اس تحریک کو فرقہ داریت سے دور رکھ کر ہمیں مختلف جماعتوں اور فرقوں کو ملانا چاہیئے"

اس طرح ایک طرف مسلمانوں کا یہ اضطراب اور اضطراری کیفیت ہے تو دوسری طرف یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اسی اتحاد و اتفاق اور مضبوط قیادت کا نعرہ لگانے والے اپنے ہی بھائیوں کو دائرہ اسلام سے خارج کرنے کا فتویٰ دیتے ہیں!! مقامات مقدسہ کی حرمت کو قائم کرنے کے لئے کٹ مرنے کا دعویٰ کرنے والے اپنے ہی بھائیوں پر مسجدوں کے دروازے بند کر دیتے ہیں۔ جس مذہب نے دنیا کو باہمی مواخاۃ کا اور بھائی چارہ کا عظیم الشان سبق دیا تھا آج اسی مذہب کے محافظ ہونے کے دعویدار اپنے فتووں کے ذریعہ یہ ثابت کرنے پر تُلے ہوئے ہیں کہ فلاں فلاں فرقے اور جماعتیں کافر ہیں۔ ان سے لین دین اور سماجی تعلقات رکھنا حرام ہے۔ وغیرہ

تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ عظیم الشان جلوس نکالنے اور ہڑتال کرنے یا صرف نعرہ بازی سے دنیا میں رُوحانی انقلاب پیدا نہیں ہوتا اور نہ کبھی باہمی پائدار اتحاد و اتفاق قائم ہو سکا ہے۔

افراد میں جماعتی سیرت ایسی صورت میں قائم ہو سکتی ہے جبکہ ان کا ایک واجب الاطاعت امام ہو جس کی آواز پر مر مٹنے کے لئے ساری اسلامی دنیا تیار ہو۔ اور ان کی ایک مضبوط تنظیم اور پائدار اجتماعیت ہو اور ایک عالمگیر مرکزیت ہو جو مسلمانان عالم کی قیادت کا کام کرے

خدائی ارشاد

چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے:-

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا .... وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

(آل عمران ع۱۱)

خدا تعالیٰ مومنوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اگر تم اپنے اندر افتراق اور انشقاق کی کیفیت پاتے ہو تو تمہیں چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور آپس میں افتراق اور اختلاف نہ کرو۔ اور خدا تعالیٰ کی اس نعمت کو یاد رکھو جبکہ پہلے تم ایک دُوسرے کے جانی دشمن اور خون کے پیاسے ہُوا کرتے تھے۔ اور تمہاری ساری زندگی تکفیر بازی میں گذرتی رہی تھی۔ لیکن حبل اللہ کے ساتھ منسلک ہونے کے نتیجہ میں تم آپس میں بھائی بھائی بن گئے حتی کہ ایک دُوسرے کے لئے اپنی جان کی بازی لگانے کے لئے بھی آمادہ ہو گئے۔ آگے چل کر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اپنی زندگی میں کامیاب و کامران بننا چاہتے ہو اور یہ چاہتے ہو کہ تمہیں فلاح و بہبود حاصل ہو جائے تو چاہیئے کہ تمہارے اندر مبلغین کا ایک گروہ بھی پیدا ہو جس کا کام لوگوں کو خیر کی دعوت دینا اور نیک باتوں کی تلقین کرنا اور بُری باتوں سے روکنا ہے۔

اِس آیت کریمہ میں خدا تعالیٰ نے تمام مسلمانوں کو ہدایت دی ہے کہ وہ سب کے سب مل کر حبل اللہ کو پکڑے رکھیں جس کے نتیجہ میں باہمی اتحاد و اتفاق کو تقویت ملتی ہے۔ یہ کام کسی انجمن یا سوسائیٹی کے بس کا نہیں اور نہ کسی قسم کے جلوس اور نعرہ بازی سے یہ بات پیدا ہوتی ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ اس زمانہ میں حبل اللہ سے کیا مراد ہے؟ خدا تعالےٰ نے سورۃ الکہف میں جہاں یاجوج ماجوج کا ذکر کیا ہے وہیں ذوالقرنین کا بھی ذکر ہے وہی ذوالقرنین اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل شُدہ حَبْلُ اللّٰہ ہے۔

اِس زمانہ میں ایک طرف جہاں مسلمان افتراق و اختلاف کے شکار ہیں تو دُوسری طرف یاجوج ماجوج مختلف قسم کے فتنے پیدا کر کے انہیں اور زیادہ مصائب کے شکار بنا رہے ہیں۔ ایسے ہی موقعہ پر "حبل اللہ" کا ــــ "ذُوالقرنین" کا ــــ ظہور ہوتا ہے۔ جس نے آکر مسلمانوں کو پکارا ہے

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف مَیں عافیت کا ہوں حصار

(مسیح موعودؑ)

سیدنا حضرت رسول کریم صلعم نے اس زمانہ کا ذوالقرنین مسیح موعود کو قرار دیا ہے اور اسی کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے مقدّر فرمایا ہے کہ یاجوج ماجوج کا فتنہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

فَبَیْنَمَا ھُوَ کَذٰلِکَ اِذْ اَوْحَی اللّٰہُ اِلٰی عِیْسٰی اَنِّیْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّیْ لَا یَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِھِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِیْ اِلَی الطُّوْرِ وَیَبْعَثُ اللّٰہُ یَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ وَھُمْ مِنْ کُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ۔

(صحیح مسلم بحوالہ مشکوٰۃ ص۴۷۳)

یعنی اسی دوران خدا تعالیٰ حضرت مسیح موعودؑ کو بذریعہ وحی اطلاع دیگا کہ میں نے کچھ ایسے بندے نکالے ہیں جن سے لڑنے اور مقابلہ کرنے کی طاقت کسی کو بھی نہیں۔ پس تو میرے ان بندوں کو طُور کی طرف لے جا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو مبعوث کرے گا اور وہ ہر بلندی کو پھاندتے ہوئے پھیل جائیں گے۔

اس حدیث نبوی سے معلوم ہوتا ہے کہ ان بندوں کا ــــ یاجوج ماجوج کا ــــ خروج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہوگا۔ اور ان سے مقابلہ کرنے کی قوت کسی مادی طاقت کو حاصل نہ ہوگی بلکہ حَرِّزْ عِبَادِیْ اِلَی الطُّوْرِ کے الہامی الفاظ کے ذریعہ معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام اُن کا مقابلہ آسمانی تائیدات اور نشانات کے ذریعہ کرے گا۔

اِس پیشگوئی کے مطابق یاجوج ماجوج کے خروج کے ساتھ ہی حضرت مسیح موعودؑ کا ظہور ہُوا جو اس زمانہ کے ذوالقرنین ہیں۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:-

"اِس اُمّت کے لئے ذوالقرنین مَیں ہوں۔ اور قرآن شریف میں مثالی طور پر میری نسبت پیشگوئی موجود ہے مگر ان کے لئے جو فراست رکھتے ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ ذوالقرنین وہ ہوتا ہے جو دو صدیوں کو پانے والا ہو۔ اور میری نسبت یہ عجیب بات ہے کہ اس زمانہ کے لوگوں نے جس قدر اپنے طور پر صدیوں کی تقسیم کر رکھی ہے ان تمام تقسیموں کے لحاظ سے جب دیکھا جائے تو ظاہر ہوگا کہ مَیں نے ہر ایک قوم کی دو صدیوں کو پالیا ہے"۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹۰)

اِن تمام الٰہی نوشتوں کے مطابق یاجوج ماجوج کا خروج۔ ان کی سرگرمیاں۔ ان کے ذریعہ عربوں کی پریشانی۔ حکومت فلسطین کا قیام۔ اور یہود کا اجتماع۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور۔ یہ تمام پیشگوئیاں پوری ہو گئی ہیں۔ اِسی طرح انشاء اللہ یاجوج ماجوج کی آخری تباہی کے متعلق جو پیشگوئیاں ہیں وہ بھی پوری ہوں گی جس کے دن قریب معلوم ہوتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے موجودہ امام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ ثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۹۶۷ء کے سفرِ یورپ کے موقعہ پر ان لوگوں کو اس سے انتباہ بھی فرمایا اور بتایا کہ:-

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک تیسری جنگ کی بھی خبر دی ہے۔ جو پہلی دونوں سے زیادہ تباہ کن ہوگی۔ دونوں مخالف گروہ ایسے اچانک طور پر ایک دوسرے سے ٹکرائیں گے کہ ہر شخص دم بخود رہ جائے گا۔ آسمان سے موت اور تباہی کی بارش ہوگی اور خوفناک شعلے زمین کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔ نئی تہذیب کا قصرِ عظیم زمین پر آ رہے گا۔ دونوں متحارب گروہ یعنی روس اور اس کے ساتھی اور امریکہ اور اس کے دوست، ہر دو تباہ ہو جائیں گے۔ اُن کی طاقت ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی۔ اُن کی تہذیب و ثقافت برباد اور اُن کا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ بچ رہنے والے حیرت اور استعجاب سے دم بخود اور ششدر رہ جائیں گے ...

.... غلبہ اسلام کے متعلق جو بشارتیں دی گئی تھیں ان کے پورا ہونے کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں مگر جیسا کہ مَیں پہلے بتا چکا ہوں ایک تیسری عالمگیر تباہی کی بھی خبر دی گئی ہے جس کے بعد اسلام پوری شان کے ساتھ دنیا پر غالب ہوگا"۔

(تقریر بمقام وانڈزورتھ لنڈن ۲۹ر جولائی ۱۹۶۷ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اسلام کے اس عالمگیر غلبہ کے سامان جلد پیدا فرمائے اور مسلمانوں کو حقیقی مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

سماوی کُروں سے روابط اور قرآنِ مجید

ایک سوال کا جواب

از مکرم پروفیسر حبیب اللہ خانصاحب ایم۔ ایس۔ سی ربوہ

حال ہی میں جب انسان چاند کی سطح پر پہنچ چکا ہے اور دیگر سیاروں میں پہنچنے کے منصوبے زیر کار ہیں قرآن کریم میں اِس نوع کے واضح اِشارے موجود ہیں کہ انسان کی ان کُروں تک رسائی حدِ امکان میں ہے۔ اِس سلسلہ میں بعض دوستوں کی طرف سے ہمارے پاس چند سوال موصول ہوئے ہیں۔ ان کا مدلّل جواب محترم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب کے ایک مضمون میں دیا گیا ہے جسے افادۂ احباب کی خاطر ذیل میں نقل کیا جاتا ہے ——— (ادارہ)

ایک دوست نے یہ دریافت کیا ہے کہ "فیہا تحیون وَ فیہا تموتون ومنہا تخرجون والی آیت کے ضمن میں ہم آج تک یہی سُنا کئے کہ انسان کا قدم کُرۂ ارض سے باہر نہیں نکلے گا (اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے حیاتِ مسیحؑ اور رفعِ جسمانی کے تعلق میں اس آیت سے حضرت مسیحؑ کا اس کُرہ میں ہی رہنا، زندہ اور مُردہ ضروری قرار دیا ہے۔) کیا آپ اس موضوع پر مزید روشنی ڈالیں گے"۔

اس سلسلہ میں پہلی گزارش تو یہ ہے کہ جو لوگ حیاتِ عیسےٰ علیہ السلام کے قائل ہیں ان کا عقیدہ یہ نہیں ہے کہ حضرت مسیحؑ کسی سماوی کُرہ میں جو ہماری کائنات کا ایک جزو ہے چلے گئے ہیں۔ کیونکہ ان تمام کُروں میں تو قسما قسم کے تغیّرات، ہر لحظہ اور ہر آن واقع ہو رہے ہیں۔ ان میں رہتے ہوئے حضرت مسیحؑ کسی طرح بھی ان تغیّرات اور ان کے اثرات سے بچ نہیں سکتے تھے بلکہ وہ تو یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت مسیحؑ ایسے آسمان پر پہنچ گئے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ جلوہ افروز ہے۔ اور جہاں اس جہان کے تغیرات اثر انداز نہیں ہوتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے ایسے رفعِ جسمانی کی تردید کی ہے جس کے بارے میں یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ وہ اس رفع کے نتیجہ میں ہر قسم کی احتیاجات سے مستغنی اور زمان ومکان کے اثرات سے بالکل محفوظ ہو گیا ہے گویا بشریّت کا جامہ اتار کر ایک رنگ سے خود ذاتِ باری کی صفات سے متّصف ہو گیا ہے۔ یہ چیز ممتنع اور محال ہے کوئی انسان خواہ وہ نبی ہو یا غیر نبی، انسان ہوتے ہوئے زمان ومکان کے اثرات سے کسی رنگ اور کسی صورت سے بھی آزاد نہیں ہو سکتا۔ تغیرات سے پاک صاف ایک ہی ذات ہے، جو خالقِ کون ومکان ہے۔ ایسی صفت میں کسی غیر کو شریک قرار دینا صریحاً شرک ہے اور حضرت مسیحؑ کے تعلق میں اسی چیز کی نفی کی گئی ہے۔

رہی آیت فیہا تحیون وفیہا تموتون ومنہا تخرجون۔ سو اس بارے میں عرض ہے کہ اس کا مضمون اپنی جگہ قائم ہے۔ اس آیت سے ملحق پچھلی آیت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ ولکم فی الارض مستقر ومتاع الیٰ حین یعنی تمہارے لئے اِسی زمین میں ٹھکانا ہوگا اور کچھ مدت تک فائدہ اٹھانا (مقدر) ہوگا۔ (پھر) فرمایا اسی زمین میں تم زندہ رہوگے۔ اور اسی میں تم مروگے اور اسی میں سے تم نکالے جاؤگے۔ مستقر ایسی جگہ کو کہتے ہیں جہاں انسان مستقل طور پر رہتا ہے۔ ایک شخص جس کی بود وباش لاہور میں ہو اگر چند روز کے لئے کراچی چلا جائے تو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ کراچی اس کا مستقر ہے۔ کراچی میں تو اس کا قیام عارضی اور وقتی ہے۔ اسکی رہائش کی اصل جگہ لاہور ہی ہے اور وہی اس کا مستقر ہے۔ اس مفہوم کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے جب دونوں آیتوں پر مجموعی نظر ڈالی جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان میں مستقل قیام کا ذکر ہے اور بتلایا گیا ہے کہ زندگی اور موت بحیثیت مجموعی اس کُرۂ ارض پر مقدّر ہے۔ عارضی طور پر اگر انسان کُرۂ ارض سے باہر چلا جائے اور بالفرض وہاں موت بھی واقع ہو جائے تب بھی اس آیت کے مضمون پر زد نہیں پڑتی۔

دوسرے یہ کہ سورۃ انشقاق میں اللہ تعالیٰ آخری زمانہ کا ذِکر کرتے ہوئے فرماتا ہے وَ اذا الارض مدت۔ یعنی اس زمانہ میں زمین پھیلا دی جائے گی۔ اب پھیلانے کا یہ مفہوم تو ہو نہیں سکتا کہ وہ ربڑ کی طرح کھینچ کر پھیلا دی جائے گی۔ اس کا پھیلنا اسی رنگ میں ہو سکتا ہے کہ جو سماوی کُرے بظاہر آسمان کے ساتھ وابستہ نظر آتے ہیں وہ زمین ہی کا حصّہ ثابت ہو جائیں۔ اب سائنسدان یہ تسلیم کر چکے ہیں کہ کسی زمانہ میں چاند دراصل زمین کا ہی حصّہ تھا جو اَب کٹ کر اِس کے گرد گھومنے لگا ہے گو زمانہ اور فصل کے بُعد کی وجہ سے وہ اب ایک الگ کُرہ بن گیا ہے اور اس کا الگ وجود تسلیم کیا جانے لگا ہے مگر وہ در اصل زمین کا ہی حصّہ ہے۔ قرآن کریم کی پیشگوئی یہ ہے کہ وہ قریبی روابط کی وجہ سے پھر زمین کا حصّہ بن جائے گا۔ اور اس پہلو سے وہ ارض کے لفظ میں شامل ہے۔ قرآنِ کریم کی مندرجہ بالا دونوں آیات میں اِسی طرح تطابق ہو سکتا ہے کہ ہم چاند کو بھی ارض کا ہی حصہ سمجھیں۔ بالخصوص جبکہ سائنس اس کی تائید کرتی ہے۔ اگر اِس تشریح کو تسلیم کر لیا جائے تو کم از کم چاند کی حد تک انسان کے وہاں چلے جانے سے قرآنی آیت کا مضمون غلط ثابت نہیں ہوتا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو چاند کے علاوہ مریخ کے بھی ارض کا حصّہ ہونے کے امکان کو تفسیر صغیر میں تسلیم کیا ہے۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ ارض کا لفظ ان تمام مادی کُروں پر حاوی ہے جو ہماری کائنات میں پائے جاتے ہیں وہ سب گویا زمینیں ہیں۔ اور اُن پر مادی زندگی کا ایک حصّہ عارضی طور پر گزارنا ممتنع نہیں۔

تیسری اور اہم بات یہ ہے کہ انسان جب کُرۂ ارض سے باہر جاتا ہے تو ایسے حجرہ (Capsule) میں یا ایسے لباس میں جاتا ہے جو ہوا بند ہوتا ہے۔ خدائے تعالیٰ نے انسانی جسم کو ایسا بنایا ہے کہ وہ مستقل طور پر سطحِ زمین کے ماحول میں ہی زندگی کے دن گزار سکتا ہے اور اس کے باہر اس کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔ تھوڑی دیر کیلئے وہ پانی کے اندر بھی غوطہ لگا لیتا ہے اور پہاڑوں کی بلندیوں پر بھی گھوم آتا ہے بلکہ پرندوں کی طرح ہوا میں پرواز کرنے لگتا ہے مگر یہ سب عارضی کیفیات ہیں جو اس کے مناسبِ حال نہیں وہ اتنے لمبے عرصہ تک جس کے لئے زندگی گزارنے کا مفہوم صادق آسکے۔ زمین کی سطح سے دُور نہیں رہ سکتا۔ آج کل جو خلا باز مصنوعی سیّاروں میں گردش کرتے ہیں وہ اس امر کے لئے مجبور ہیں کہ اپنے ساتھ زمینی ماحول قائم رکھیں۔ زندگی کی بقا کے لئے ہَوا کی ضرورت ہے، پانی کی ضرورت ہے، زمینی غذاؤں کی ضرورت ہے، ایک خاص درجۂ حرارت اور ہَوا کے ایک خاص دباؤ کی ضرورت ہے، اِن سب کے بغیر انسان چند منٹ بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ ظاہر ہے کہ یہ اشیاء اور یہ کیفیات مستقل طور پر کُرۂ ارض پر ہی میسّر آسکتی ہیں۔ اگر انسان اس سے باہر جانا چاہے تو اسے اس زمینی ماحول کو اپنے ساتھ لے جانا ہوگا۔ اس کے گرد وپیش ہر وقت اور ہر آن وہی ہوا موجود ہونی ضروری ہے جو زمین پر ہوتی ہے تاکہ وہ اس میں سانس لے سکے۔ ویسا ہی درجۂ حرارت ہونا چاہیئے اور ویسا ہی ہَوا کا دباؤ بھی۔ ورنہ زندگی ختم ہو جائے گی۔ وہ زمین کے پانی اور زمین کی غذاؤں سے ہی اپنی بھوک پیاس کو دُور کر سکتا ہے۔ اس کے بغیر اس کا گزارہ نہیں۔ غرض اگر انسان ہفتہ دو ہفتے، مہینہ دو مہینے، سال دو سال کے لئے چاند، مریخ یا کسی اور کُرہ میں چلا بھی جائے تب بھی اس کا جسم درحقیقت ہر آن زمینی ماحول کے اندر ہوگا۔ اس ماحول سے کسی طرح بھی چھٹکارا ممکن نہیں۔ پس چاند یا مریخ یا کسی اور کُرہ میں پہنچ کر بھی وہ دراصل اپنے ماحول کے لحاظ سے زمین کے اندر ہی سمجھا جائے گا۔ اور اس ماحول سے باہر نکلنا ایک سیکنڈ کے لئے بھی اس کے لئے ممکن نہیں۔ یہی وہ بات ہے جو قرآنِ کریم نے فرمائی ہے کہ فیہا تحیون وفیہا تموتون ومنہا تخرجون۔ تمہارے جسم کی بناوٹ ایسی رکھی گئی ہے کہ تم زمین کے ماحول میں ہی زندگی بسر کر سکتے ہو۔ پس تمہارا زندہ رہنا اور مرنا سب اِسی ماحول کے اندر مقدّر ہے۔ اس سے باہر زندگی ممکن نہیں ؞

سالِ تحریکِ جدید کا آخری نصف ماہ

سالِ رواں کا نصف ماہ باقی رہ گیا ہے۔ احباب براہِ کرم خاص توجّہ کر کے پوری ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ سے اجر حاصل فرمائیں۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا:۔

"اللہ تعالیٰ (تحریکِ جدید)۔۔۔۔ کے ذریعہ جماعت کے مخلصین کی ایک مستقل یادگار قائم کرنا چاہتا ہے اور ان کی رُوحوں کو ان کی وفات کے بعد بھی مستقل طور پر ثواب پہنچانا چاہتا ہے۔۔۔۔ تحریکِ جدید اپنے ساتھ اس قسم کی برکات رکھتی ہے اور اس قسم کی برکات رکھتی ہے۔ اور اس قسم کے انوار اترتے محسوس ہو رہے ہیں کہ۔۔۔۔ جو لوگ اس میں حصّہ لیں گے انہیں اللہ تعالےٰ اپنے قرب کا خاص مقام عطاء فرمائے گا"

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

منقولات

انسانی دماغ ایک اعلیٰ ترین ٹیپ ریکارڈ ہے

فرض کیجئے آپ ہر اُس یاد کو احاطہ تحریر میں لانا چاہتے ہیں جو آپ کے ذہن میں ضبط ہے۔ اگر آپ اپنی باقی ماندہ زندگی اسی کام میں گذار دیں تو ابھی اس کام کا محض ایک حصہ ہی مکمل ہوگا۔ ایک درمیانی عمر کے شخص کے ذہن میں اتنی یادیں ہوتی ہیں کہ اوسط درجے کے ۲۴ ارب ۵۰ کروڑ صفحے ان سے بھرے جاسکتے ہیں۔

یہ سب علم کہاں جمع ہوتا ہے؟ مانٹریال کے ادارہ علم الاعصاب کے ڈائرکٹر اور دنیا کے ممتاز دماغی سرجن ڈاکٹر ولڈر پن فیلڈ نے اس کا جواب پایا ہے۔ انہوں نے دماغ کے ایک حصہ میں حافظے میں محفوظ تجربوں کے لئے ایک ریکارڈنگ مشین دریافت کی ہے۔ ذہنی کاروبار میں اس کی کارکردگی اب تک نامعلوم تھی۔

فطرت نے یاد آور مشینی ساختوں کو سفید مادے کی دو تہوں میں بند کر دیا ہے۔ مادہ ایک انچ کے تقریباً دسویں حصے جتنا موٹا ہے۔ اس کی کل سطح تقریباً ۲۵ مربع انچ ہے۔ تہیں دماغ کی سطح کو ڈھانپنے والے بیرونی پردے کا حصہ ہیں کنپٹیوں کے عین نیچے واقع ہونے کی وجہ سے انہیں کنپٹی کا پردہ بھی کہتے ہیں جب آپ گذشتہ تجربوں کو یاد کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو برقی اعصابی لہریں ان علاقوں سے گذرتی ہیں اور واقعات کو آپ کے شعور میں روشن کرتی ہیں۔

مرگی اور دوسری علتوں کیلئے دماغی آپریشن کرانے والے مریضوں میں ایسی مصنوعی لہریں پیدا کرکے ڈاکٹر پن فیلڈ پوشیدہ یادوں کو منظر عام پر لے آتے ان کے ابتدائی مریضوں میں ایک نوجوان عورت ڈورتھی تھی۔ وہ مکمل طور پر باہوش تھی (چونکہ دماغ کو درد کا احساس نہیں ہوتا، جراحی مقامی طور پر بے ہوشی دوا دینے سے بھی کی جاسکتی ہے) ڈاکٹر پن فیلڈ نے اس کی کنپٹی کے پردے کو ایک خصوصی برقی آلے سے چھوا۔

ڈاکٹر کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب ڈورتھی یکایک ایک دُھن کو جو اس نے کچھ عرصہ قبل کہیں سنی تھی یاد کرکے گنگنانے لگی۔ یوں لگتا تھا کہ وہ واقعی آرکسٹرا سن رہی ہے۔ اس کی یاد کے آگے گذشتہ منظر پوری طرح پھرنے لگا گویا اس کے ذہن میں ٹیپ ریکارڈر نے کام کرنا شروع کر دیا ہو۔

ڈاکٹر نے برقی آلہ ہٹایا تو ڈورتھی نے گنگنانا بند کر دیا اس نے برقی آلے سے اس جگہ کو چھوا تو اس نے پھر اس دھن کو گنگنانا شروع کر دیا لیکن اس نے دھن وہاں سے شروع نہ کی جہاں سے اس نے چھوڑی تھی بلکہ اس کو از سر نو شروع کر دیا۔

ظاہر ہے اس کے ذہن کے ٹیپ کی ریل نے خودبخود کھل کر گنگنانا شروع کر دیا تھا اور جب تک آلہ اسکی کنپٹی سے لگا رہتا وہ گنگناتی رہتی لیکن جب آلہ ہٹایا جاتا اور پھر لگایا جاتا۔ اس کا دماغ از سر نو وہی دھن شروع کر دیتا۔

کئی دیگر مریضوں پر کئے گئے تجربے ظاہر کرتے ہیں کہ کنپٹی کے پردے کو تحریک دینے سے گذشتہ یادیں لوٹ آتی ہیں نیز یہ کہ دماغ میں یادیں ٹیپ ریکارڈنگ کی صورت میں محفوظ ہیں انہیں آواز والی فلمیں بھی کہا جاسکتا ہے۔ آوازوں کے ساتھ مناظر بھی مریضوں کے سامنے آگئے۔ ایک نوعمر لڑکی پر تو خوف کی لہر دوڑ گئی اس نے ایک ایسے واقعے کے مناظر دیکھے اور آوازیں سنیں جو سات سال قبل رونما ہو چکا تھا۔

وہ ایک کھیت سے گذر رہی تھی۔ وہاں گھاس اس قدر لمبی تھی کہ اس کے آگے چلتے ہوئے اس کے دونوں بھائی اس میں کامل طور پر چھپ گئے تھے۔ ناگہانی طور پر ایک بدہیئت شخص اس کے پیچھے سے نمودار ہوا اور کہنے لگا "اگر تمہیں اس سانپوں والے تھیلے میں بند کر دیا جائے تو کیسا ہے؟" لڑکی چلا کر اپنے بھائیوں کو پکارنے لگی۔ پھر تینوں اپنے گھر گئے اور واقعہ اپنی ماں کو سنایا۔ ڈاکٹر پن فیلڈ کو گھر والوں سے بھی معلوم ہوگیا کہ انہیں بھی یہ دہشتناک واقعہ یاد ہے۔

نہ صرف یہ کہ یادیں آپ کے ذہن میں کامل طور پر محفوظ رہتی ہیں بلکہ آپ کا ذہن جتنا کچھ آپ محسوس کرتے ہیں اس سے کہیں زیادہ ریکارڈ رکھتا ہے مثال کے طور پر آپ کسی اجنبی کے گھر جاتے ہیں آپ کی آنکھیں کتابوں کی الماری میں بھٹک سکتی ہیں اپنے طور پر آپ ان کتابوں کو شاید یاد نہ رکھیں لیکن یہ واقعہ ہے کہ ہپناٹزم کے زیر اثر آپ ان میں سے دو یا تین درجن کتابوں کے نام بتا دیں گے۔ اس سے حافظہ کی گہرائی کا سُراغ ملتا ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح دُھن کی برقی تحریک سے ملتا ہے۔

ڈاکٹر پن فیلڈ اپنے مطالعہ کی بناء پر درج ذیل نظریے پر پہنچے "دماغ میں شعوریت کے دھارے کا ریکارڈ پوشیدہ ہے معلوم ہوتا ہے کہ گویا جو کچھ آدمی جاگتے میں دیکھتا ہے دماغ میں اس کی سب تفصیل محفوظ ہے اس ریکارڈ میں وہ باتیں بھی موجود ہیں جن سے آپ کبھی آگاہ تھے۔ ایسی تفصیل بھی موجود ہے جو آپ صرف چند منٹ تک یاد رکھتے ہیں لیکن جو بعد میں خودبخود بھول جاتی ہے اور یاد نہیں رہتی۔

لگاتار کوشش جو سب کی سب منظم یا آپ کے کنٹرول میں نہیں ہوتی۔ انسانی حافظے کا مرکز ہے ڈاکٹر پن فیلڈ کے مطابق کنپٹی کا پردہ ان اصنام جن سے خواب بنتے ہیں، کی جگہ نمائندہ ہو سکتا ہے سوتے میں تحت الشعور اور غیر عقلی قوی کو زیادہ کھل کھیلنے کا موقع ملتا ہے۔

مانٹریال کے ایک سرجن نے ایک مریض کا علاج کیا جسے مرگی کے دورے پڑتے تھے اُسے یہ دورے خاص قسم کے ڈراؤنے خواب دیکھنے کے بعد پڑتے نوجوان مریض دیکھتا کہ وہ کسی عجیب و غریب آسیبی مکان میں ہے لیکن وہ اس مکان کا اتہ پتہ لگانے سے ڈرتا کیونکہ خواب میں بھی اُسے محسوس ہوتا کہ اگر اس نے ایسا کیا تو اسے دورہ پڑے گا۔ لیکن خوف اور خدشات کے باوجود کوئی چیز اُسے مجبور کرتی کہ وہ دروازہ کھولے پھر اُسے دورہ پڑتا۔ مریض کی کنپٹی کے پردے کے ایک حصے کو ہٹانے سے اس کو افاقہ ہوگیا اُسے ڈراؤنے خواب آنے بند ہو گئے۔

سفید مادّے کے علاقے سے یاد کے عجیب خیالی پیکر بھی برآمد ہوتے ہیں کسی وقت آپ بلا شبہ محسوس کرتے ہیں کہ اس صورتِ حال سے آپ کسی گذشتہ موقع پر بھی گذر چکے ہیں یہ واقعی پراسرار احساس ہوتا ہے۔ کبھی یہ احساس اس وقت ذہن پر چھا جاتا ہے، جب آپ کسی ناآشنا ریسٹورنٹ میں اپنے دوستوں سے محوِ تکلّم ہوتے ہیں۔ آپ اچانک خیال کرتے ہیں کہ آپ یہاں پہلے بھی آچکے ہیں اور اسی جگہ بیٹھ کر ان ہی احباب سے یہی باتیں کر چکے ہیں۔ یہ احساس جس نے عرصہ سے ماہرین نفسیات کی توجہ سلب کر رکھی ہے دماغ کو برقی طور پر تحریک دینے سے پیدا کیا جاسکتا ہے۔

ڈاکٹر پن فیلڈ نے کنپٹی کے بعض علاقوں کا مطالعہ کیا ہے جنہیں الفاظ کی یادوں سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔ آپ واقعتاً کئی ہزار اشخاص کے نام جانتے ہیں اور اگر ان میں وہ نام بھی شامل کر لئے جائیں جو آپ نے صرف کہیں پڑھے ہوں تو ان کی تعداد کہیں زیادہ ہو جاتی ہے۔

اب تصور کیجئے آپ کسی پارٹی میں شریک ہیں جہاں کوئی شخص آپ سے اچانک دریافت کرتا ہے "کیا آپ نے مسٹر فلاں کے متعلق سُنا ہے؟" اس امر کے امکانات ہیں کہ آپ چند ہی سیکنڈوں میں ہاں یا نہیں کہیں گے۔ انسانی ذہن کی یہ استعداد حیران کن بھی ہے اور پریشان کن بھی یعنی دماغ میں فہرستِ مضامین چھانٹنے کا ایسا عمدہ نظام ہے کہ کوئی انسانی ایجاد اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی یہ سب کام بجلی کی سی سرعت سے انجام پاتا ہے۔ اسی نظام کی بدولت آپ کسی لفظ کے معنی فوری طور پر بتا دیتے ہیں۔

کنپٹی کا پردہ اس سے بھی زیادہ لطیف اور باریک کام کرتا ہے۔ یہ ہمارے گذشتہ تجربات میں چھانٹتا ہے ان کا بغور مطالعہ و معائنہ اور موجودہ حالات و واقعات سے ان کا مقابلہ کر کے نتائج واضح کرتا ہے۔ ڈاکٹر پن فیلڈ کہتے ہیں۔

"جب آپ کسی پرانے واقف کار سے ملتے ہیں تو دماغ کی ایک انتظامی مشین فوری طور پر آپ کو معیاری تقابل فراہم کر دیتی ہے ایک لمحہ پہلے آپ اس شخص کو نہیں پہچان سکتے تھے لیکن اب آپ نے نوٹ کیا کہ اس کی حرکات ماند پڑ گئی ہیں اس کے کندھے خمیدہ ہو گئے ہیں، لیکن اس کے قہقہے میں شاید کوئی فرق نہیں پڑا۔

ادارہ علم الاعصاب مانٹریال کی تحقیق مزید سے واضح ہوتا ہے۔ کہ جب آپ ایک دفعہ یادوں کو تشکیل دے لیتے ہیں، وہ اسی طرح قائم رہتے ہیں۔ یہ کہنا بجا ہے۔ کہ نسیان نام کی کوئی بیماری ان معنوں میں موجود نہیں کہ آپ سے گذشتہ واقعات کا ریکارڈ ہی گم یا ضائع ہو جائے۔ ہاں اس ریکارڈنگ تک دسترس پانے کی استعداد گم یا ضائع ہو سکتی ہے۔ اگرچہ آپ کی گذشتہ یادیں نسبتاً مستقل ہوتی ہیں۔ ڈاکٹر جانتے ہیں کہ بعض اقسام کی چوٹیں نئی یادیں تشکیل کرنے میں آپ کے مانع بھی ہو سکتی ہیں۔

کچھ عرصہ قبل مشہور باکسر ٹیڈ لیوس اپنے مدمقابل سے پہلے ہی راؤنڈ میں سر میں زور دار مُکہ پڑنے سے گر گیا۔ مقابلہ کے بعد ڈرائنگ روم میں لیوس خود سے کہنے لگا "مزہ اس کو مجھے چکھانا تھا لیکن اس نے مجھے پہلے ہی راؤنڈ میں چت کر دیا؟"

دراصل ہوا یہ کہ ریفری نے نو تک گنتی گنی تو وہ اٹھ کھڑا ہوا اور مقابلہ کرنے لگا۔ اور بالآخر اس نے گیارہویں راؤنڈ میں اپنے مدمقابل کو ناک آؤٹ کر دیا۔

لیکن اس پہلے مُکّے نے اس کی کنپٹی کے پردے کو متاثر کیا تھا۔ جس سے اس کی یاد اس کا ساتھ چھوڑ گئی۔ باقی مقابلہ اگرچہ اسے وہ سب یاد تھا جو اسے معلوم تھا۔ پر وہ عارضی طور پر تازہ تجربات کو ذخیرہ کرنے کی استعداد کھو بیٹھا۔ راؤنڈوں کے درمیان اپنے مقابل کے داؤ پیچ اور اپنے ساتھیوں کے مشورے سے آگاہ ہونے کے باوجود وہ فوری طور پر انہیں بھلا بیٹھا۔ عمر رسیدہ اشخاص اکثر ایسے مسائل سے دوچار ہوتے ہیں۔ اگرچہ وہ گذشتہ واقعات کو کافی تفصیل کے ساتھ بیان کر سکتے ہیں لیکن حالیہ واقعات ان کے لئے دھندلے دھندلے رہتے ہیں اس لئے کہ نئی یادیں تشکیل دینے میں انہیں مشکلات پیش ہوتی ہیں۔

سب سے بڑھ کر پُراسرار امر یہ ہے کہ یادوں کے وسیع ذخیرے دماغ کی بافتوں میں کس طرح جاتے اور محفوظ رہتے ہیں۔ اس کا آخری اور قطعی جواب تو ابھی بہت دور ہے۔ تاہم ماہرین نے اس مسئلہ کا جائزہ لیا ہے۔ دماغ میں تقریباً دس بلین عصبی خلیئے ہیں۔ اگر اس خلیہ میں زندگی کے ایک واقعہ کی یاد بھی محفوظ ہو، پھر بھی جتنا آپ کا یادیں دراصل محفوظ ہوتا ہے یہ خلیے اس کیلئے ناکافی ہیں۔

پس اصل راز خلیوں کے اندر ہوگا ان لحمیہ ذروں کے درمیان جو کہ مادہ ... ہیں شاید یہ ذرے ان اطلاعات کو جو آپ کے سامنے آتی ہیں کیمیاوی کوڈوں کی شکل میں رجسٹر کر لیتے ہیں۔ نئے تجربات بھی کسی طرح تغیرات کے ساتھ ان ذروں کے نازک اور پیچیدہ ڈھانچے میں نقش ہو جاتے ہونگے دماغ کی بافتوں میں کئی ہزار بلین لحمیہ ذرے شامل ہیں یہ تعداد انسانی یاد کیلئے کافی سمجھی جاتی ہے۔ کنپٹی کا پردہ اور اس کے قریبی عصبی مراکز حافظے کے لئے کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔ (شبستان)

جماعتِ احمدیہ بمبئی کی طرف سے جلسہ تحریکِ جدید کا انعقاد

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

جماعتِ احمدیہ بمبئی کے زیرِ اہتمام مورخہ ۶ ر اخاء ۱۳۴۸ ہش بروز اتوار بعد نماز عصر زیر صدارت مکرم محمد سلیمان صاحب بی۔ اے صدر جماعت احمدیہ بمبئی جلسہ تحریکِ جدید الحق بلڈنگ میں منعقد کیا گیا۔

مکرم پی۔ عبد الحمید صاحب زعیم مجلس انصار اللہ کی تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار نے مختصر طور پر جلسہ کے اغراض اور مقاصد بیان کئے۔ اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

سب سے پہلے مکرم صدر صاحب نے خطاب کرتے ہوئے تحریکِ جدید کی اہمیت کے موضوع پر فرمایا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریکِ جدید کے ذریعہ اپنی جماعت کو مالی قربانی کی طرف بلایا جس کی وجہ سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام چار دانگ عالم میں مشہور ہوئی۔ اور دنیا کا کوئی کونہ ایسا نہ رہا جہاں سے تکبیر تحمید بلند نہ ہوتی ہو۔ اس طرح آپؓ نے تحریکِ جدید کے ذریعہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا داغ بیل ڈال دی۔ اس تحریک میں حصہ لینے والوں کو حضور نے صحیح معنوں میں مسیح کا تصیدا کے گروہ میں شامل کرایا۔ اور اس طرح منشائے الٰہی کے عین مطابق پیدائشِ عالم اور پیدائشِ انسانی کی غرض کو پورا کرنے میں پیش پیش کیا۔

مقرر نے بتایا کہ احمدیت کی ترقی کا مطلب ہے کہ اسلام کی ترقی اور شریعت اسلامیہ کا نفاذ ہو۔ آج دنیا کے گوشے گوشے میں اسلامی شریعت کا اثر ظہور پذیر ہے۔ خود ہندوستان کے دستور میں جگہ جگہ اسلامی شریعت کی جھلک نظر آتی ہے۔

تحریکِ جدید کے ذریعہ دنیا میں رونما ہونیوالے روحانی انقلاب کی تفصیل بیان کرنے کے بعد اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب دیتے ہوئے مکرم صدر صاحب نے اپنی تقریر ختم کی۔

اس جلسہ کی دوسری تقریر مکرم وی۔ عبد الرحیم صاحب مالاباری کی ہوئی۔ آپ نے اس الٰہی تحریک کے پس منظر کو بیان کرتے ہوئے احراری فتنہ اور شور و شر کا ذکر کیا۔ اس وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سامنے ایک مبسوط پروگرام رکھا۔ تاکہ جماعت کی بنیاد زیادہ مضبوط ہو۔ اس کی تبلیغ و اشاعت کے ذرائع زیادہ وسیع ہو جائیں اور اس طرح احباب جماعت کے ایمان و ایقان میں ازدیاد اور قربانی کی روح میں لذت و سرور پیدا ہو۔ چنانچہ اس تحریک کے نتیجہ میں وہ تمام مرادیں اور مقاصد پورے ہوتے جس کے لئے اس تحریک کا آغاز کیا تھا۔ مقرر نے اس کی تفصیل بیان کرنے کے بعد اپنی تقریر کو اختتام تک پہنچایا۔

تیسری تقریر تحریکِ جدید کے اہم مطالبہ سادہ زندگی پر مکرم یونس پرویز احمد خان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے کی۔ آپ نے بتایا کہ اسلام انتہا پسند مذہب نہیں ہے۔ نہ اسلام درندگی اور وحشت کی زندگی چاہتا ہے جس طرح کی زندگی ہزار ہا سال قبل ہوا کرتی تھی اور نہ آج کی نزاکت اور پر تکلف زندگی کو پسند کرتا ہے۔ اسلام نے جس قسم کی زندگی اختیار کرنے کی تلقین کی ہے اس کا اعلیٰ نمونہ سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہمیں نظر آتا ہے۔ آپؐ نے اپنی زندگی کو انتہائی سادگی سے بھر دیا۔ یہی وہ زندگی ہے جسے ہر مومن کو اپنانا چاہیئے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جو تحریک جاری فرمائی ہے وہ اسی سادہ زندگی کے پہلو پر روشنی ڈالتی ہے۔ قابل مقرر نے بتایا کہ اس تحریک کے دو مقصد تھے۔ ایک اندرونی اصلاح اور دوسرا بیرونی دفاع۔ اس کے حصول کے لئے سب سے پہلا زینہ سادہ زندگی ہے۔ سادہ زندگی سے یہ مراد نہیں کہ کوئی شخص سنت یا سادھو بن کر غاروں یا دیں یا بالکل کھو جاتے۔ بلکہ اس مطالبہ کے تحت سادہ کھانا، سادہ لباس زیور پہننے میں کفایت۔ علاج۔ تعلیمی اخراجات شادی بیاہ کے اخراجات وغیرہ میں کفایت۔ تماشہ، سنیما بینی وغیرہ لغویات سے پرہیز ہے۔ غرض اس تحریک کا مقصد ہے زندگی کے تمام شعبوں میں انسان سادگی سے کام لے۔ تاکہ اس میں یہ جذبہ پیدا ہو جائے کہ وہ دنیوی ڈھکوسلوں اور شان و شوکت سے بے نیاز ہوتے ہیں۔ اور اپنے خدا کی طرف اپنی آپ کو رجوع کریں۔ مقرر نے نہایت سلجھے ہوئے انداز میں سادہ زندگی کی وضاحت فرمائی۔

اس جلسہ کی چوتھی تقریر مکرم شیر محمد خان صاحب بی۔ اے سیکرٹری تبلیغ کی تھی۔ آپ نے تحریکِ جدید کے پس منظر۔ اس تحریک کے آغاز سے لیکر اب تک کی تاریخ اور تحریکِ جدید کے اہم مقاصد و مطالبے اور اس تحریکِ جدید کے عظیم الشان نتائج وغیرہ امور پر نہایت معلومات سے پر اور ایمان افروز تقریر کی۔

آخر میں خاکسار نے مختلف آیاتِ قرآنیہ، احادیث اور واقعات کی روشنی میں مالی قربانی کی ضرورت اور اس کے نتیجہ میں ہماری روحانی، جسمانی، دینی و دنیوی ترقیات کے بارے میں تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور تحریکِ جدید کی مالی قربانی میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی تلقین کی۔

مکرم صدر صاحب کی اختتامی تقریر اور خاکسار کی اجتماعی دعا کے بعد یہ جلسہ ڈیڑھ گھنٹے کے بعد نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ احباب جماعت کثیر تعداد میں اس جلسہ میں شریک ہوئے۔

اللہ تعالیٰ احباب جماعت احمدیہ بمبئی میں مالی قربانی کے میدان میں بھی مسابقت کی روح پیدا فرمائے تا اشاعت و خدمتِ اسلام میں اُن کا ایک وافر اور نمایاں حصہ ہو اور تا اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل کو وہ زیادہ سے زیادہ جذب کر سکیں آمین۔

بلا تبصرہ

"ذلّت کی انتہا!"

"ہمارے پیش نظر اس وقت روزنامہ انقلاب بمبئی ۱۳ اگست کا ایک تراشہ ہے جس میں "قادیانی سربراہ کا قبولِ اسلام" کے عنوان سے ایک خبر شائع کر دی گئی ہے کہ مولانا سمیع اللہ بہاری نے جو ۱۲ سال تک بطور مبلغ جماعت قادیان کی طرف سے کام کر چکے ہیں عقائدِ قادیانیہ سے توبہ کر کے شیخ الحدیث مولانا حبیب الرحمٰن کے ہاتھ پر قبولِ اسلام کر لیا ہے۔

ہمیں قادیانی جماعت کے عقائد و خیالات سے زبردست اختلاف ہے لیکن جہاں تک حقیقت کا تعلق ہے اس جماعت کا نصب العین بھی خدمت و اشاعتِ اسلام ہے اور یہ دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہیں۔ اس کے باوجود سمیع اللہ صاحب کو اگر جماعت اہلِ حدیث کے ہاں زائد تنخواہ پر کام کرنا پسند تھا تو وہ شوق سے ایسا کر سکتے تھے۔ کیونکہ مُلّاؤں کا پیشہ ہی زیادہ سے زیادہ روپیہ وصول کرنا ہوتا ہے۔ لیکن یہ کہاں کی انسانیت ہے کہ زائد تنخواہ کی خاطر قبولِ اسلام کا نئے سرے سے اعلان کیا جائے؟ بلکہ یہ سراسر ذلالت اور کمینگی کی انتہا ہے۔"

(اخبار ہفت روزہ "روشنی" سرینگر مورخہ ۷ ر ماہ ستمبر ۱۹۶۹ء جلد ۲۷ شمارہ ۳۴ صفحہ ۲ کالم ۴-۵)

جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کے خواہشمند احباب توجہ فرمائیں

وزارتِ خارجہ حکومت ہند نے زیر چٹھی ۶۹/۷/۲/۲۹/۱۱ مورخہ ۱۹۶۹ء مشورہ دیا ہے کہ جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کے خواہشمند احباب فوری طور پر حسب ضابطہ متعلقہ حکام ضلع کو حصولِ پاسپورٹ کے لئے درخواست دے دیں۔ مزید علم ہوا ہے کہ وزارتِ خارجہ کی طرف سے جملہ صوباتی حکومتوں کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

لہذا متعلقین فوری طور پر حصولِ پاسپورٹ کے لئے درخواستیں داخل کر کے دفتر ہذا کو بھی مطلع فرماویں۔ یہ یاد رہے کہ پاسپورٹ سب دوستوں کو اپنے صوبہ جات سے ہی ملیں گے۔

ناظر امورِ عامہ قادیان

منقولات

حسرت نصیب فلم ایکٹرس

فلمی دُنیا کی صفِ اوّل کی ایک ایکٹرس کی موت ۳۵، ۳۶ سال کی عُمر میں، ماتمی نوٹس ایک فلمی ماہنامہ میں فلمی زندگی ہی کی طرح رنگیلا، چمکیلا اور بھڑکیلا:-

"لاکھوں دلوں کی ملکہ، خوابوں کی شہزادی، سنگِ مرمر کے بُت کی طرح سڈول۔ چینی کی گڑیا کی طرح حسین، مصوّر کے شاہ کار کی طرح خاموش —— یہ تھی...... جس نے ہنسایا سب کو لیکن اپنے غم صرف اپنے ہی سینہ میں دبائے رکھے۔"

پیدائش دہلی کے ایک مسلمان خاندان میں ہوئی۔ سیانی ہوکر نام ہندوانہ رکھ لیا۔ شادی بھی ایک ہندو ایکٹر سے رچائی۔ موت بمبئی میں ہوئی اور جنازے میں پیش پیش وہی ہندو شوہر رہا ہے۔

دو ایک "باقیات صالحات" ایک دوسرے فلمی ماہنامہ سے :-

"اپنے قہقہوں کی موت اور شکست کے احساس نے نہ صرف اُس کی رُوح کو مجرُوح کیا بلکہ اس کے جسم کو بھی کھوکھلا کر کے رکھ دیا تھا۔ اور ہندوستانی اسکرین کی یہ اداکارہ جسے لوگوں نے وینس کے خطاب سے نوازا تھا، اپنے آخری ایام میں اس قدر نحیف اور کمزور ہوگئی تھی کہ اس نے اپنے گھر کے تمام آئینے توڑ ڈالے تھے اور پردۂ فلم کی اس وینس میں اتنی ہمت نہیں رہ گئی تھی کہ وہ اپنی پژمُردہ شکل تک دیکھ سکے۔"

"مرنے سے قبل اس کی زبان پر صرف ایک جملہ تھا :-

"مجھے بچا لیجئے مَیں مرنا نہیں چاہتی" مرتے وقت بھی اس کے دِل میں زندہ رہنے کی تڑپ اور زندگی میں جد وجہد کا اِحساس قوی تھا لیکن اُسے کوئی بچا نہ سکا۔"

شوقِ لقائے حق تجھ بد نصیب کے نصیب میں کہاں سے آسکتا تھا۔ یہ نعمت تو اُن سعید اور نیک بخت مومنات کے حصہ میں آتی ہے جو ساری عُمر مومن رہ کر اور اپنے ایمان کی قدر کر کے اپنی زندگی کو بہ کمال عفّت و امانت اپنے والدین اور شوہر کی خدمت اور اپنے بچّوں کی پرورش و پرداخت کے لئے وقف رکھتی ہیں۔

جاہلیّت جدید کی شقاوت

امریکا کے نامور بیالوجسٹ (ماہر حیاتیات) ڈاکٹر جارج والڈ (Wald) ۱۹۶۷ء کا نوبل انعام پائے ہوئے ہیں۔ انھوں نے ۱۰ ستمبر کو امریکی ماہرین کیمیائیات کی انجمن کے جلسہ میں بیان کیا کہ امریکی فوج والوں نے ابھی چند مہینے ہوتے مجھ سے دریافت کیا کہ آیا مَیں کوئی ایسی دَوا بنا سکتا ہوں جس سے انسان کی بینائی جاتی رہے؟ مَیں نے جواب میں کہہ دیا کہ بینائی لانے والی دَوا کی تیاری اور ترکیب میں مدد دینے کے لئے ہر وقت حاضر ہوں۔ لیکن بینائی سلب کر لینے والی دَوا کی تیاری میں شرکت سے بالکل قاصر ہوں" (ریڈینس ۲۱ ستمبر)

یہ ہے اس امریکا کی اخلاقی سطح جس کی فیض رسانی اور انسانی ہمدردی کے قصیدے دنیا جہان میں زبان زد ہیں اور جو چاند تک کی منزلیں فتح کر چکا ہے —— عرب جاہلیت کیا سنگدلی اور بے دردی میں اس سے کچھ بڑھا ہُوا تھا؟

(صدق جدید لکھنؤ۔ ۳ اکتوبر ۱۹۶۹ء صہ۲)

درخواست ہائے دُعاء

(۱)۔ مکرم مولوی ۔۔۔ غلام احمد شاہ صاحب مبلّغ کنی پورہ (کشمیر) کے چھوٹے بچے کو چھت سے گر کر سخت چوٹیں آ ۔۔۔ عزیزہ کی شفاء کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار منظور احمد گھنوکے قادیان۔

(۲)۔ خاکسار اس دفعہ میٹرک امتحان میں فیل ہوگیا ہے۔ اب دوبارہ اضافی امتحان کی تیاری کر رہا ہے احباب کرام نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمادیں۔ خاکسار محمد جعفر احمد سکنہ چندن پور (اڑیسہ)

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کے مبارک ایّام میں اب صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ امید ہے کہ احباب جماعت اس میں شرکت کی تیاری کر رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ دوستوں کو اس اجتماع میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اُن برکات سے وافر حصّہ پانے کی سعادت بخشے جو سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے اس جلسہ میں شامل ہونے والے دوستوں کے لئے دُعا میں فرمائی ہیں۔

جلسہ سالانہ کی مدّ میں اب تک وصُولی کی پوزیشن کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کے کل بجٹ کا ۱/۴ کی وصُولی بھی تاحال نہیں ہوئی۔ کیونکہ متعدّد جماعتیں ایسی ہیں جنہوں نے اس چندہ کی ادائیگی کی طرف کماحقہٗ توجہ نہیں دی۔ اور اکثر ایسی جماعتیں بھی ہیں جن کی طرف سے ابھی تک اس مدّ میں کوئی رقم وصُول ہی نہیں ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں اس چندہ کی سو فیصدی وصُولی جلسہ سالانہ سے قبل از بس ضروری ہے۔ تاکہ جلسہ سالانہ کے کثیر اخراجات کا انتظام بروقت سہولت کے ساتھ ہو سکے۔

لہٰذا جملہ احباب جماعت و عہدیداران مال اور مبلّغین کرام سے درخواست ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف خاص توجّہ دے کر عنداللہ ماجُور ہوں۔ تمام عہدیداران مال کو چاہیئے کہ وہ کوشش کر کے چندہ جلسہ سالانہ کی جلد از جلد سو فیصدی وصُولی فرمادیں۔ اور رقوم مرکز میں بھجوائیں۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام احباب جماعت کو اس کی توفیق بخشے آمین۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

امتحان کتاب "اسلامی اصُول کی فلاسفی" کے بارے میں

نہایت ضرُوری اعلان

بعض احباب اور جماعتوں کے تقاضا کی بناء پر نظارت ہذا نے فیصلہ کیا ہے کہ اب امتحان ۲ نبوت ۱۳۴۸ ہش (مطابق ۲ نومبر ۱۹۶۹ء) بروز اتوار ہوگا۔ احباب جماعت و صدر صاحبان اور مبلّغین مطلع رہیں۔

نیز صدر صاحبان اور سیکرٹریان تبلیغ و مبلّغین کرام اس امر کو نوٹ فرمائیں کہ ۲۶ اخاء بروز اتوار بجائے امتحان کے یوم تبلیغ منائیں۔ اور اپنی مساعی سے نظارت ہذا کو بھی اطلاع دیں۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

دُعائے نعم البدل: مکرم مولوی محسن خان صاحب دیہاتی مبلّغ کرڈاپلی (اڑیسہ) کا نومولود بچہ قضائے الٰہی سے وفات پاگیا۔ دُعائے نعم البدل فرمائی جائے۔　ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

بقیہ صفحہ ۲

در ۱۹۶۷ء کے سفرِ یورپ میں حضور نے اہلِ یورپ کو فرمایا۔ اور انہیں متنبہ کیا کہ پچیس سے تیس سال کے اندر اندر ایک عظیم الشان انقلاب رُونما ہونے والا ہے۔ اگر سب لوگ خدا کے ساتھ صلح کر لیں اور اپنی بد اعمالیوں اور فساد فی الارض کی کارروائیوں سے باز آجائیں تو آنے والی تباہی ٹل سکتی ہے اس انقلاب کے بعد اسلام کو غیر معمولی ترقی و عروج حاصل ہوگا۔

آخر میں اراکینِ وفد کا دوبارہ خیر مقدم کرتے ہوئے مرکزِ سلسلہ میں تشریف آوری پر اُن کا شکریہ ادا کیا گیا —— وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

سکھ نیشنل کالج قادیان میں بابا نانک صاحب ؒ کی پانچصد سالہ برسی کی تقریب

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی حقیقت افروز دلچسپ تقریر

قادیان ۸ اکتوبر۔ کل بعد دوپہر مقامی سکھ نیشنل کالج کی اتھامک سوسائٹی کی طرف سے بابا نانک صاحب ؒ کی پانچصد سالہ برسی کی تقریب منعقد ہوئی جس میں کالج سٹاف و طلباء کے علاوہ متعدد مقامی معززین اور شملہ سے جناب پروفیسر عبدالمجید خان صاحب سابق ممبر سروس کمیشن پنجاب بھی مدعو تھے۔ سوسائٹی کی خواہش پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے حضرت بابا نانک ؒ کی سوانح و تعلیمات پر ایک حقیقت افروز تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ حضرت باباصاحب ؒ خدا کے ولی اور بزرگ تھے۔ آپ نے توحیدِ باری تعالےٰ کی تعلیم دینے اور اسی کا پرچار کرنے میں اپنی تمام مساعی کو وقف فرمادیا۔ یہ آپ کے پرچار کا مخصوص اور پسندیدہ طریق تھا جو صلح کل دستور العمل پر مبنی تھا۔ آپ کو خدا سے ہمکلامی کا بھی شرف حاصل تھا۔ دینِ اسلام اور مسلمانوں سے غیر معمولی محبت اور الفت رکھتے تھے۔ مسلم علماء فقراء کی صحبت سے فیضیاب ہونے اور روحانی باتیں کرنے میں دلی مسرت پاتے۔

اِس موقعہ پر دیگر مقامی مقررین کے علاوہ جناب پروفیسر عبدالمجید خان صاحب کی فاضلانہ تقریر بھی ہوئی۔ جسے حاضرین نے بہت پسند فرمایا۔ آپ نے حضرت بابا نانک ؒ کی زندگی کے متعدد دلچسپ واقعات اور شلوک سُنا کر مجلس کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ آخر میں شریمتی سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ نے کالج کے طلباء کو خطاب کرتے ہوئے انہیں نصیحت کی کہ ایسی دھارمک تقاریر کو بڑی توجہ اور خاموشی سے سُنا جانا چاہیئے۔ کہ یہ اُن کے لئے بے حد فائدہ بخش ہیں۔ جناب پرنسپل صاحب نے سب کا شکریہ ادا کیا۔ اور قریباً پانچ بجے شام یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

تقریری پروگرام کے بعد کالج کی طرف سے چائے اور مٹھائی سے مہمانوں کی تواضع کی گئی۔

(نامہ نگارِ خصوصی)

★

دورہ مولوی سیّد بدرالدین احمد صاحب انسپکٹر وقفِ جدید

جماعت ہائے احمدیہ جنوبی ہند

بدر میں شائع ہونے والے گذشتہ اعلانات سے احباب کو علم ہو چکا ہوگا کہ مکرم سید بدرالدین احمد صاحب انسپکٹر وقفِ جدید وصولی چندہ اور وعدہ جات میں اضافہ کی غرض سے ۱۵ تبوک (ستمبر) سے جنوبی ہند کا دورہ کر رہے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف ۱۱ اخاء (اکتوبر) تک کیرالہ کی جماعتوں کا دورہ ختم کرنے کے بعد آندھرا پردیش کی جماعتوں میں جائیں گے۔ جملہ عہدیداران و مبلغین کرام اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مولوی صاحب موصوف کے دورہ کو کامیاب بنائیں اور ان سے کماحقہٗ تعاون کرکے عند اللہ ماجور ہوں گے۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

قصبہ راٹھ ضلع ہمیر پور میں احمدیہ صوبائی کانفرنس

بتاریخ ۲۲، ۲۳ اخاء ۱۳۴۸ ہش بمطابق ۲۲، ۲۳ اکتوبر ۱۹۶۹ء

صوبہ اتر پردیش (یو۔پی) کی جماعتوں کو مطلع کیا جا چکا ہے کہ "راٹھ" میں احمدیہ صوباتی کانفرنس ۲۲، ۲۳ اخاء ۱۳۴۸ ہش (اکتوبر ۱۹۶۹ء) کی تاریخوں میں منعقد ہو رہی ہے۔ جماعتوں سے احباب و مستورات زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔ قیام و طعام کا انتظام جماعت راٹھ کی طرف سے ہوگا۔

راٹھ پہنچنے کے دو راستے ہیں۔ (۱) جو دوست براستہ جھانسی آئیں وہ جھانسی سے مانک پور لائن پر سفر کریں۔ اور ہرپال پور سٹیشن پر اُتر کر بس کے ذریعہ راٹھ تشریف لے جائیں۔ یہ ٹرین جھانسی سے صبح ۷ بجے چلتی ہے۔ (۲) جو دوست براستہ کانپور آئیں انہیں کانپور سے باندہ لائن میں بھرو ا سمیر پور سٹیشن اترنا ہوگا جہاں راٹھ کے لئے بس سٹیشن پر ہی ملتی ہے۔ کانپور سے باندہ کیلئے دو ٹرینیں چلتی ہیں ★ کانپور سے صبح ساڑھے چھ بجے باندہ ایکسپرس۔ یہ ٹرین لکھنؤ سے آتی ہے لکھنؤ سے ساڑھے چار بجے روانہ ہوتی ہے۔

★ کانپور سے صبح ساڑھے سات بجے باندہ پسنجر!!

★★ یکم اکتوبر سے جھانسی سے راٹھ کیلئے ڈائریکٹ بسیں بھی چلنے لگی ہیں۔ جن کے چلنے کے اوقات مندرجہ ذیل ہیں۔ صبح ۶ بجے۔ صبح ½۱۰ بجے۔ شام ½۳ بجے۔ شام پانچ بجے۔ یہ بسیں گورنمنٹ روڈویز کی چلتی ہیں۔

● کانفرنس کے سلسلہ میں خط و کتابت کا پتہ:۔ مکرم اسرار محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ۔ راٹھ۔ ضلع ہمیر پور۔ (یو۔پی)

P.O. RATH Distt: HAMIR PUR (U. P.)

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ترسیلِ زر

اور دیگر انتظامی اُمور سے متعلق خط و کتابت منیجر اخبار بدر سے فرمائیں۔ البتہ مضامین کے متعلق ایڈیٹر سے رابطہ قائم فرمائیں۔

(ایڈیٹر)

ہر قسم کے پُرزے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پُرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں۔

کوالٹی اعلیٰ —— نرخ واجبی

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

تار کا پتہ "AUTOCENTRE" فون نمبر 23—1652، 23—5222

سپیشل گم بوٹ!

جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں

مختلف اقسام، دفاع۔ پولیس۔ ریلوے۔ فائر سروسز۔ ہیوی انجینئرنگ۔ کیمیکل انڈسٹریز۔ مائنز۔ ڈیریز۔ ویلڈنگ شاپس اور عام ضرورت کے لئے دستیاب ہو سکتی ہیں!!

گلوب ربڑ انڈسٹریز

▲ آفس و فیکٹری: ۱۰۔ پربھو رام سرکار لین کلکتہ ۱۵ فون نمبر ۳۲۷۲—۴۴

▲ شو روم: ۳۱/۱۔ نورجیت پور روڈ کلکتہ ۱ فون نمبر ۰۴۰۱—۳۴

تار کا پتہ گلوب ایکسپورٹ